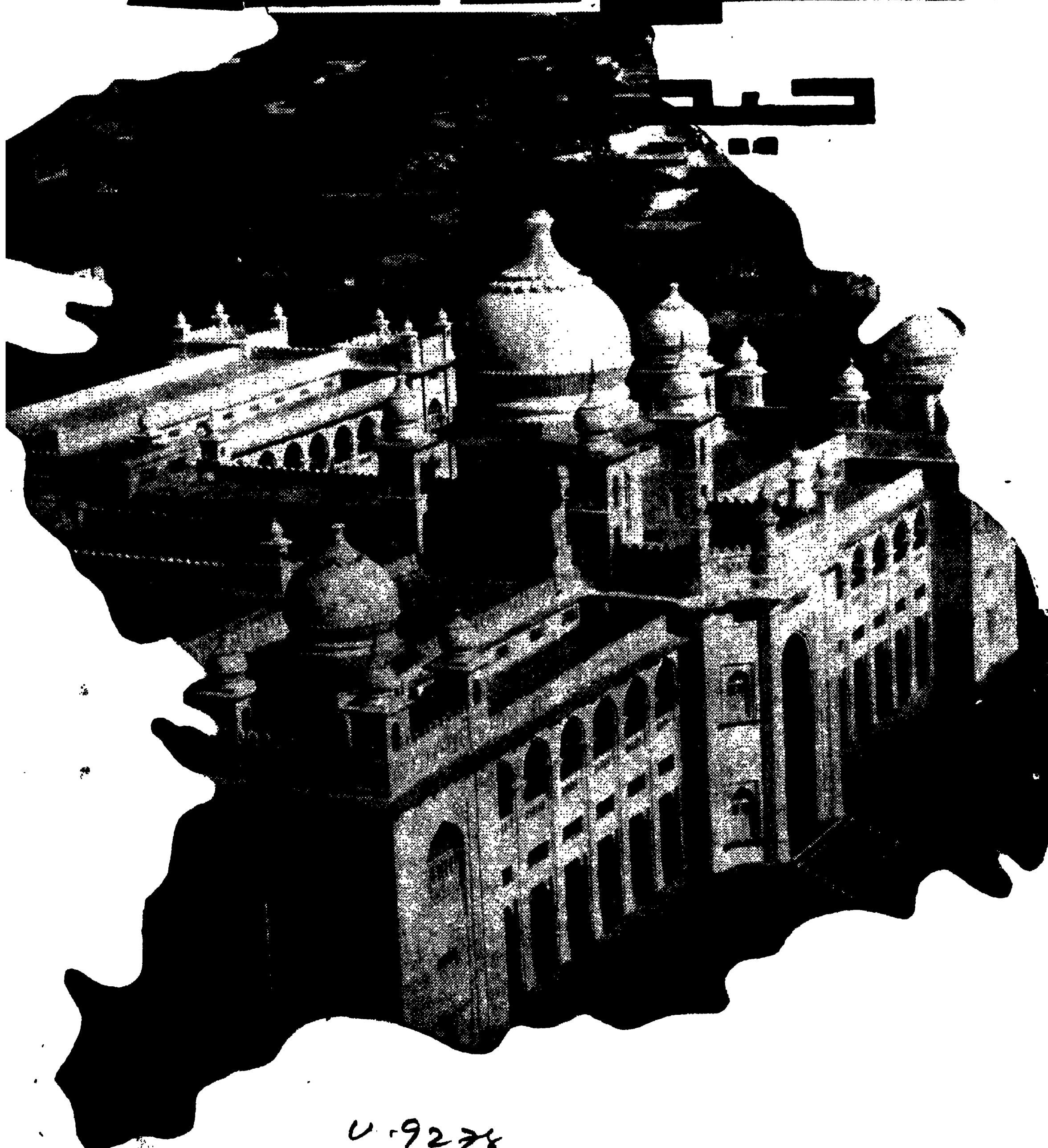
U.9278

3379 P.M.
14... S.N. 43

معلومات

حید



U·9278

۹ زرعی ترقی

شمارہ ۷ ....
سنہ ۱۳۵۵ف - اپریل سنہ ۱۹۴۶ء
محکمۂ اطلاعات ۔ حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

خورداد سنه ۱۳۵۵ف — اپریل سنه ۱۹۴۶ء

اس رساله میں جن خیالات کا اظہار هوا ہے یا جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا لازمی طور سے حکومت سرکار عالی کے نقطهٔ نظر کا ترجمان هونا ضروری نہیں ـ

سرورق

صدر شفاخانه یونانی ـ حیدرآباد

U.9226

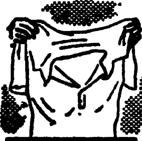
پھٹ جانے کے نقصان کو روکئے

اس طریقہ سے دھوئیے



اسمیں شک ہے کہ ایک ہفتہ بھی ایسا گذرتا ہو جبکہ کوئی آپکے کنبہ میں یا آپکے رفیقوں میں سے کوئی فرد کسی نہ بعض دفعہ قیمتی نقصان کی شکایت نہ کرتا ہو جو ان دقیانوسی اور بے رحم طریقہ پر کپڑوں کو پٹکنے اور ان کو صاف کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔





ہاں اگر آپ ان منتخبہ تصویروں کی طرز عمل اور انکے حسب ذیل سمجھائے ہوئے طریقہ پر چلیں تب آپ یقیناً کپڑوں کو نہایت صاف ستھرا بنا سکتے ہیں۔

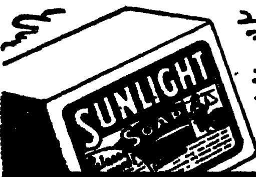
(۱) کپڑوں کو دھونیکے لئے پانی میں اچھی طرح بھگو لیجئے اسمیں کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے آپ نل کے نیچے۔ ٹب میں تالاب یا ندی میں ایسا کریں۔

(۲) جبکہ آپ نے کپڑے کو پانی میں اچھی طرح بھگو دیا تب کپڑے کے ہر حصہ میں سنلائٹ صابن لگائیے خاص طور پر میلی جگہ پر سنلائٹ اچھی طرح رگڑ دیجیے۔

(۳) صابن لگائے ہوئے کپڑے کو نرمی سے مگر اچھی طرح ملتے اسے پچھاڑ دیجیے مت بلکہ اسیطرح ملتے جیسا کہ روٹی کا آٹا گوندھا جاتا ہے۔ صابن والا جھاگ میں اچھی طرح ملئے تاکہ کپڑے کو ہر ذرہ سے صابن آر پار ہو جائے پھر کپڑے کو سختی سے نچوڑنے یا مروڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی سنلائٹ کا خود بخود صاف کرنے والا جھاگ اسکے میل کو بالکل نکال دیگا۔ اگر آپ یہ احتیاط کریں کہ سنلائٹ کا جھاگ میل کی بنیاد تک پہنچ گیا ہے صابن کا چوگنا حصہ جو اس جھاگ میں ہوتا ہے ہر قسم کی غلاظت اور میل کو فوراً چھوتے ہی نکال دیتا ہے میل کو ہر لحاظ کپڑے سے باہر نکال کر جھاگ میں اسکو جذب کر لیتا ہے تاکہ جس وقت آپ کپڑے کو جھاگ سے صاف کریں تو میل بھی خود بخود علحدہ ہو جائے۔

(۴) کپڑے کو پانی میں اُچھال کر جھاگ کو جو اب میل سے بھر ہوا ہی دُور کر دیجیے۔

سنلائٹ کے اس آسان طریقہ پر دھوئے ہوئے کپڑے عرصہ دراز تک چلتے ہیں۔



سنلائٹ صابن
کپڑوں کی حفاظت کرتا ہے

S. 71-23 UD | LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

معلومات حیدرآباد

جلد ۶ — خورداد سنہ ۱۳۵۵ ف - اپریل سنہ ۱۹۴۶ ع — شمارہ ۷

احوال واخبار

مذموم حرکات - شاہ منزل اور آنریبل صدرالمہام مال کی رہایش‌گاہ پر حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ان کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے - ممالک محروسہ کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسے واقعات وقوع پذیر نہیں ہوئے تھے - ان سے حیدر آباد کے تمام سچے بہی خواہوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے - جن فتنہ‌انگیز عناصر پر ان مذموم حرکات کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے انہوں نے مادر وطن کو بے حساب نقصان پہونچایا ہے - اس کی نیک نامی کا دامن داغدار ہوگیا ہے - حیدر آباد کو یہ بے مثل امتیاز حاصل رہا ہے کہ یہاں نہ صرف مختلف فرقوں کے مابین بلکہ حکومت اور رعایا کے درمیان تعلقات کی ہم آہنگی اور مفادات کی یک جہتی پائی جاتی ہے - اس واقعہ سے ایک حد تک یہ شاندار روایت متاثر ہوگئی ہے -

اس نفرت انگیز واقعہ پر اعلی حضرت بندگان عالی کی ناپسندیدگی کا اظہار اس تنبیہ سے ہوتا ہے کہ ایسی شرم ناک حرکات کے اعادہ کو بھی روا نہیں رکھا جائے گا - اس واقعہ کو ناقابل بیان حد تک ''افسوس ناک اور مذموم'' قرار دیتے ہوئے حضرت حکیم السیاست نے حکومت کے نام احکام صادر فرمائے ہیں کہ ''ضروری کارروائی کو اندرون دو یا تین ماہ مکمل کرلیا جائے تاکہ اس قضیہ نامرضیہ کا تصفیہ با حسن الوجوہ ہو جائے -'' اس مسئلہ کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اعلی حضرت بندگان عالی اس سے بہ نفس نفیس دلچسپی کا اظہار فرما رہے ہیں اور باب حکومت کو ہدایت فرمائی ہے کہ اس بارہ میں وقتاً فوقتاً جو کارروائی کی جائے اس سے حضرت جہاں پناہ کو باخبر رکھا جائے اور جن تجاویز کی نسبت منظوری شاہانہ درکار ہو بغرض صدور حکم پیش کرکے احکام حاصل کرلئے جائیں - اس سلسلہ میں جو فرمان مبارک شرف صدور لایا ہے اس میں ارشاد فرمایا گیا ہے :- ''وقت آگیا ہے کہ گورنمنٹ مستعدی سے کام کرکے سزا دلائے تاکہ دوسرے اشرار عبرت کا سبق پڑھیں اور آئندہ کے لئے ایسے انتظامات ہوں جو امن و امان ریاست میں قائم رکھکر جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت کرتے رہیں'' ....

اگر چہ بندگان اقدس کے ایک اور فرمان مبارک کا مندرجہ بالا واقعات سے کوئی راست تعلق نہیں ہے تاہم اس کا ایک ایک لفظ ہمارے لئے شمع ہدایت ہونا چاہئے - فرمان مبارک میں ارشاد ہوا ہے :- ''اگر خدانخواستہ بیرون ملک کے امور کا اثر اندرون ملک پر پڑے گا جس سے نقض امن ہوگا تو اس قسم کے فتنوں کو قوت کے ساتھ دبانے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا جائے گا کہ یہ لوازمہ حکمرانی میں داخل ہے -

'' الحاصل مجھکو قوی امید ہے کہ حیدر آباد میں جیسا کہ دوران جنگ میں امن و امان قائم تھا اوسی طرح سے آئندہ بھی قایم رہے گا تاکہ سلطنت کی نیک نامی کا باعث ہو - ہاں وہ بات جداگانہ ہے کہ اگر کسی فریق یا قوم و ملت کو اپنے امور سے متعلق چارہ جوئی کرنا ہو تو اس کے لئے آئینی طریقے موجود ہیں اور اس حد تک مضائقہ نہیں - اور جس صورت میں جائز خواہشات ثابت ہوں گے

تو اس پر ضرور لحاظ کیا جائے گا بشرطیکہ وہ ملک کے سود و بہبود میں ہوں ۔،،

ہم امید کرتے ہیں کہ ریاست کے امن دوست اور قانون پسند باشندے ان تمام اثرات کا مقابلہ کریں گے جو ممالک محروسہ کے کسی حصہ میں، خاص کر جب کہ تمام جائز شکایات کے ارتفاع کے لئے آئینی راستے کھلے ہوے ہیں ، شورش برپا کرنے کے لئے کام کررہے ہیں ۔ انہیں کوئی ایسی حرکت کرنے سے باز رہنا چاہئے جس کے باعث امن و قانون کی قوتوں سے ان کے متصادم ہونے کا اندیشہ ہو ۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تمام تفرقہ انگیز رجحانات کو روکنا اور ماحول کو پر امن و پرسکون رکھنا ہی وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے ۔

* * * * * * *

دستوری اصلاحات ۔ حال ہی میں ہزاکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر نے ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں مزاحم نہ ہونے سے متعلق حیدرآباد کی معینہ حکمت عملی اور دستوری اصلاحات کی اسکیم کے مابقی اجزا کے عاجلانہ نفاذ، خاص کر توسیع شدہ مجلس مقننہ کے قیام ، کے متعلق جو بیانات دے ہیں وہ اپنے خلوص اور اہمیت کے لحاظ سے خصوصی توجہ کے مستحق ہیں ۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی آیندہ دستوری اور سیاسی ترقی سے ریاستوں کو قدرتی طور پر دلچسپی اور تعلق خاطر ہے ہزاکسلنسی نے فرمایا :۔ ،،نہ صرف یہہ کہ ہم سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی ہند کی جائز تمناؤں کی تکمیل میں مزاحم نہ ہوں گے بلکہ ہماری یہہ عین خواہش ہے کہ ایسی آزادی جس قدر جلد ممکن ہو حاصل ہوجائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔،، بہر حال آپ نے ان فوائد پر غیر جانبداری کے ساتھ غور کرنے کا مشورہ دیا جو برطانوی دولت عامہ کے ایک آزاد اور مساوی رکن کی حیثیت سے ہندوستان کو حاصل ہوں گے ۔ اس سلسلہ میں آپ نے آسٹریلیا اور کینڈا کی مثال پیش فرمائی جنہیں ایسی رکنیت سے کوئی نقصان نہیں بلکہ بہت کچھ فائدہ پہونچا ہے ۔ یہہ خیالات اجمالی طور پر ہندوستان کی ۔ ،سی تمناؤں کے متعلق حیدرآباد کی غور کردہ رائے کی ترجمانی کرتے ہیں ۔

ہزاکسلنسی کے بیان کے ایک کافی بڑے حصہ میں ریاست کی دستوری اصلاحات کے مسئلہ سے بحث کی گئی ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین واقف ہیں سنہ ۱۹۳۹ع کی اسکیم اصلاحات کے بڑے حصہ کو نافذ کردیا جاچکا ہے حالانکہ بعض ایسی قوتیں ۔۔ستیاگرہ جنگ اور اس کے پیدا کردہ مسائل ۔۔ برسرکار تھیں جن کی ذمہ داری کسی طرح بھی ہماری حکومت پر عاید نہیں ہوتی ۔ اس اسکیم کا جو اہم جزو ابھی تک نافذ نہیں کیا جاسکا وہ مجلس مقننہ کے قیام سے متعلق ہے ۔ ہزاکسلنسی کے اس انکشاف سے کہ دستوری اصلاحات کے آغاز کے لئے حال ہی میں بعض فیصلے کئے گئے ہیں بعض حلقوں کے ان شبہات کو دور ہوجانا چاہئے کہ حکومت اس معاملہ میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ نواب صاحب نے اس اہم بات کا انکشاف فرمایا کہ بعض حالیہ واقعات کی روشنی میں مجوزہ مقننہ کی ترکیب و اختیارات میں توسیع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے چنانچہ اس مجلس مقننہ کے برعکس جس کی تجویز ابتداً میں کی گئی تھی نئی مجلس مقننہ میں اکثریت منتخبہ نمایندوں کی ہوگی ۔ ان اہم تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے جس کا عنقریب اعلان کیا جائے گا ۔

اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے ہز اکسلنسی نے فرمایا :۔ ،،ہمارے سامنے دو متبادل صورتیں تھیں ۔ ایک تو یہ کہ دستور میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں یا موجودہ دستور کے چوکھٹے میں وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں ۔،، دوسری صورت کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کیونکہ پہلی صورت کو اختیار کرنے کے معنی دستور کو بنیادی طور پر بدل دینے کے ہوتے اور نتیجتاً اصلاحات کے نفاذ میں مزید تاخیر ہوتی۔ بہر حال ابتدائی اسکیم میں مجوزہ ترمیمات کے باعث متعدد مشکلات دور ہو جائیں گی اور حکومت کم سے کم وقت میں اصلاحات نافذ کرسکے گی ۔

ایک اور اہم جس کی طرف ہز اکسلنسی نے توجہ

مبذول کرائی یہ ہے کہ خود دستور میں آئندہ توسیع و ترقی کے لئے کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس غرض سے مسودہ قانون میں ایک نئی دفعہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے حضرت بندگان اقدس کا یہ اختیار متاثر نہ ہوسکے گا کہ حضرت جہاں پناہ کسی امر میں نئی مقننہ سے مشورہ طلب فرمائیں خواہ وہ امر صراحتاً مقننہ کے دائرہ اختیار میں شامل ہو یا نہ ہو۔ ہز اکسلنسی نے فرمایا :— ''حکومت سرکار عالی اس دفعہ سے استفادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس امر کے متعلق مقننہ کی ایک کمیٹی کا مشورہ اور رائے حاصل کی جائے کہ مقننہ کی مزید اصلاح کس نہج پر ہونی چاہئے ۔''

اس دفعہ کی وجہ سے ریاست کے دستور میں ایک حد تک لچک پیدا ہوگئی ہے اور اس لحاظ سے یہ یقینی طور پر ایک ترقی یافتہ اقدام ہے ۔ بلا شبہ دستور کی اس وسعت پزیری کا اندرون و بیرون ریاست تمام مکاتب خیال میں خیر مقدم کیا جائے گا ۔

* * * * * *

شہزادی برار کی اپیل ۔ اجناس خوردنی کے استعمال میں امکانی اسراف سے احتراز کرنے کے

معاملہ میں اعلی حضرت بندگان عالی کی مہتم بالشان اور بروقت رہنمائی کے بعد ہز ہائینس شہزادی برار نے حیدرآباد کی خواتین سے اپیل فرمائی ہے کہ وہ کفایت برتنے کے لئے پوری طرح مستعد ہوجائیں ۔ خواتین کے ایک بڑے اجتماع کو مخاطب فرماتے ہوئے ہز ہائنس نے ہندوستان کی غذائی صورت حال کی نزاکت پر زور دیا ۔ آپ نے فرمایا کہ جنگ سے بھی زیادہ بڑی مصیبت تیزی کے ساتھ ہمارے ملك اور اس کے باشندوں کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ شہزادی صاحبہ نے یورپ کے ان وحشتناك اور روح فرسا واقعات کے تفصیل بتائی جن کے مطالعہ کا آپ کو اپنے حالیہ سفر کے دوران میں موقع ملا تھا ۔ آپ نے فرمایا :— ''غذا کی موجودہ عالمی قلت سے ، جس کی تاریخ میں نظیر نہیں مل سکتی ، باہر سے معتدبہ امداد کے حصول کی نسبت ہندوستان کی توقعات کم ہو گئی ہیں ۔'' شہزادی صاحبہ نے یہ بھی فرمایا کہ شہریوں کی حیثیت سے ہمارے اجتماعی اقدام یا انفرادی عمل کے لئے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارك سے بہتر یا اعلی کوئی چیز نہیں ہوسکتی جس میں حضور پر نور نے اپنی رعایا کو اشیائے خور ونوش کی تقسیم و استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے اور ہمیں اپنے اس فرض کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ ہم ریاست میں اور ریاست کے باہر صورت حال کو بہتر بنانے میں مدد دیں تاکہ حق ہمسائیگی ادا ہوسکے ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ شہزادی برار کی اپیل کا ایسا ہی پر جوش خیر مقدم کیا جائے گا جس کی وہ مستحق ہے ۔



نواب معین نواز جنگ بہادر صدرالمہام اصلاحات حکومت سرکارعالی

ہم سب کا یہ اولین فریضہ ہے کہ اس شاندار مثال کی تقلید کریں جو ہمارے شاہ ذیجاہ اور خانوادہ شاہی نے اشیائے خور و نوش کے استعمال میں انتہائی کفایت برت کر قایم فرمائی ہے ۔

برسبیل تذکرہ اس واقعہ کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ اگر چہ ممالک محروسہ میں قلت یا قحط کے حالات کا کوئی خطرہ نہیں ہے تاہم حکومت حیدرآباد نے غذائی صورت حال کو بہتر بنانے سے متعلق تدابیر اختیار کرکے برطانوی ہند کے ساتھ مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کی ہے ۔ ہندوستان کے اس ذیلی بر اعظم کے باشندوں کے لئے اس سب سے کٹھن وقت میں اس کا بنیادی اصول خود غرضی پر نہیں بلکہ مشترکہ مفاد پر مبنی ہے ۔

* * * * * *

ہمارے نئے صدر المہامین۔ باب حکومت سرکار عالی کے رکن مقرر کئے جانے پر ہم آنریبل نواب علی یاور جنگ بہادر اور آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر کی خدمت میں پر خلوص ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں ۔ یہ ترقیاں ان وفادارانہ اور گرانبہا خدمات کا واجبی اعتراف ہیں جو ریاست کے ان دو ممتاز افراد نے ملک و مالک کے لئے انجام دیں ۔

نواب عالم یار جنگ بہادر کی سبکدوشی پر آنریبل دیوان بہادر ایس ۔ آروامدو آئینگار کے صدر المہام عدالت مقرر کئے جانے کی وجہ سے نواب علی یاور جنگ بہادر کا تقرر صدرالمہامی طبابت پر عمل میں آیا ہے ۔ محکمہ امور دستوری بھی نئے صدرالمہام طبابت کے تفویض رہے گا ۔

آنریبل نواب معین نواز جنگ بہادر پہلے اور ابھی تک واحد شخص ہیں جنہیں ممتاز خدمات کے صلہ میں اعلی حضرت بندگان اقدس کی طرف سے آصفیہ تمغہ طلائی عطا کیا گیا ہے۔ موصوف صدرالمہامی اصلاحات کی جدید قایم شدہ عارضی جائداد کو پر کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں ۔ یہ جائداد ریاست میں دستوری اصلاحات کی اسکیم کو تیزی کے ساتھ نافذ کرنے اور مجوزہ مجلس مقننہ کو جس قدر جلد ہوسکے قایم کرنے کی غرض سے قایم کی گئی ہے۔ صحافت کے تمام مکاتب خیال نے ان دونوں تقررات کا خیرمقدم کیا ہے۔

یہ ترقیاں ہمارے لئے خاص طور پر مسرت و افتخار کا باعث ہیں ۔ نواب علی یاور جنگ بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر دونوں کو ہم سے قریبی اور گہرا تعلق رہا ہے اور دونوں نے معتمد نشر و اشاعت کی حیثیت سے اپنی اپنی مدت ملازمت کے دوران میں محکمہ اطلاعات پر مسلسل توجہ فرمائی اور سرکاری تشہیر و اشاعت کے اہم ذریعہ کی حیثیت سے اس کی کارکردگی اور افادیت میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں فرمایا ۔ اس طرح یہ محکمہ صحیح اور مفید اصولوں پر اپنی توسیع و ترقی کے لئے بڑی حد تک ان دونوں کا مرہون منت ہے ۔ اب ان کے کام میں کافی وسعت پیدا ہوگئی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ اپنے وسیع انتظامی تجربہ حاضر دماغی اور صلاحیت کار کو پوری طرح استعمال کرکے اپنے نئے فرائض کامیابی کے ساتھ انجام دیں گے۔

ہم صدرالمہامین کی حیثیت سے نواب علی یاور جنگ بہادر اور نواب معین نواز جنگ بہادر کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

گلوکوس بسکٹ

ایسے ہی نفیس اور اعلی درجہ کے ہوتے ہیں جیسے کے ولایتی بسکٹ

تیار کردہ

روز بسکٹ

حیدرآباد دکن

ہندوستان کے سیاسی عزائم کے متعلق حیدر آباد کا طرز عمل

داخلی دستوری اصلاحات کا عاجلانہ نفاذ

هز اکسلنسی نواب سر سعید الملک بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے ایک صحافتی ملاقات کے دوران میں برطانوی هند میں ہونے والی سیاسی اور دستوری تبدیلیوں کے متعلق حیدر آباد کے موقف کی وضاحت فرمائی ۔ هز اکسلنسی نے فرمایا :— ''حیدر آباد سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی هند کی جائز تمناؤں کی تکمیل کے راستہ میں مزاحم نہ ہوگا ۔،، نواب صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست ہونے کے باعث حیدر آباد سے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے جائز مطالبات کی تائید کریگا ۔ حیدر آباد کا بنیادی مطمح نظر ہمیشہ ہندوستان کی بھلائی رہے گا ۔ برطانیہ کے ساتھ حیدر آباد کے آئندہ تعلقات چاہے کچھ هی ہوں اور مستقبل میں انہیں چاہے کسی بنیاد پر قائم کیا جائے یہ ایک قومی سانحہ عظیم ہوگا کہ هم منجملہ دیگر امور کے برطانوی دولت عامہ کی آزاد اور مساوی رکنیت کے ان فوائد کو نظر انداز کردیں جس سے کینڈا اور آسٹریلیا متمتع ہورہے ہیں ۔

ہندوستان میں برطانوی کابینہ کے ارا کین کی آمد کے متعلق هزا کسلنسی کی رائے دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا :۔ '' هم ہندوستان میں ان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ہماری خواهش ہے کہ وہ اعلی حضرت بندگان عالی کے معزز مہمانوں کی حیثیت سے حیدرآباد تشریف لائیں ۔ اس موقع پران کا ہندوستان آنا بہت بروقت ہے کیونکہ داخلی اور خارجی صورت حال اس بات کی مقتضی ہے کہ ہندوستان کے دستوری مسئلہ کا کوئی فوری حل دریافت کیا جائے ۔ اگر اس موقع پر سب خیرسگالی اور اشتراک عمل کے جذبہ کے ساتھ کام کریں تو مجھے یقین ہے کہ ایسا حل ضرور نکل آئے گا اگر چہ اس کی راہ میں جو دشواریاں ہیں ان سے سب واقف ہیں ۔ ہندوستان کی آزادی کے معاملہ میں برطانیہ کے خلوص اور نیک نیتی کا ثبوت دار العوام میں تمام جماعتوں کے ارا کین کی حالیہ تقریروں اور اس کاروباری طریقہ سے ملتا ہے جو برموقع پہونچکر اس پیچیدہ مسئلہ کا حل معلوم کرنے کی غرض سے اختیار کیا گیا ہے ۔،،

تعاون عمل

اس سوال کے جواب میں کہ آیا حیدرآباد برطانوی هند کے ساتھ اس کے آزادی کے مطالبہ میں اشتراک عمل کریگا هزا کسلنسی نے فرمایا :—'' سابق میں بعض موقعوں پر هم کو اپنے داخلی معاملات میں عدلی اور معاندانہ مداخلت سے دو چار ہونا پڑا جس کے باعث هم نے یہ محسوس کیا کہ ہمارے بعض همسایہ صوبہ جات اپنے فرائض همسائیگی کا پورا احساس نہیں رکھتے ۔ وہ تجربہ ہمارے لئے تلخ تھا اور اس سے ہمارے ذهن میں اس امر کے متعلق

شک پیدا ہوگیا نہ وہ اور ہم کامیابی کے ساتھ کسی ایک نظام کا جزو بن سکتے ہیں ۔ اس کے باوجود ہم نے اپنا حق ہمسائیگی ادا کرنے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا اور نہ برطانوی ہند کے ساتھ ہمارے جذبہ خیر سگالی میں کوئی فرق آیا ۔ نہ صرف یہ کہ ہم سیاسی اور دیگر آزادیوں سے متعلق برطانوی ہند کی جائز تمناؤں کی تکمیل میں مزاحم نہ ہوں گے بلکہ ہماری یہ عین خواہش ہے کہ ایسی آزادی جس قدر جلد ممکن ہو حاصل ہو جائے تاکہ ہندوستان دو اقوام عالم کی صفوں میں وہ مرتبہ اور مقام عزت مل سکے جس کا وہ مستحق ہے ۔ ہمارا دستوری موقف اور ہمارے فرائض ہمسائیگی اس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم برطانوی ہند کے داخلی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت یا فریقانہ پاسداری سے باز رہیں ۔ ہم نے ہمیشہ احتیاط کے ساتھ اس اصول پر عمل کیا اور آیندہ بھی کرتے رہیں گے ۔ دستور ہند کے ان اجزا کے مرتب کرتے وقت جو ریاستوں کو متاثر کرتے ہیں اور خاص کر ایسے معاملات کے تصفیہ کے وقت جو برطانوی ہند اور ریاستوں میں مشترک ہیں ہندوستان کی قومی زندگی کے ایک اہم عنصر کی حیثیت سے ریاستوں کو بھی اپنی رائے دینے کا حق حاصل ہوگا ۔ چونکہ حیدرآباد سب سے بڑی ریاست ہے اس لئے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ہندوستانی ریاستوں کے جائز مطالبات کی تائید کریگا ۔

بنیادی مطمح نظر

” حیدرآباد کا ایک بنیادی مطمح نظر ہندوستان کی بھلائی رہے گا ۔ چونکہ تاج برطانیہ کے ساتھ ہمارے معاہداتی تعلقات قائم ہیں جو اعلیٰ حضرت بندگان اقدس کی منظوری کے بغیر کسی اور پر منتقل نہیں کئے جاسکتے اس لئے ہندوستان اور برطانیہ کے آئندہ تعلقات کا مسئلہ حیدرآباد کے لئے بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔

” اس کے علاوہ ہمارا خیال ہے کہ تاج برطانیہ کے ساتھ ہمارے تعلقات چاہے کچھ ہی ہوں اور آئندہ چاہے کوئی شکل بھی اختیار کریں یہ ایک قومی سانحہ عظیم ہوگا کہ موقتی جذبات اور امن وحفاظت کے اس غلط احساس کے باعث جو دشمن کے ایک بڑے حملہ سے بال بال بچ جانے اور اقوام متحدہ کے فتح پانے کی وجہ سے پیدا ہوگیا ہے ہم برطانوی دولت عامہ کی آزاد اور مساوی رکنیت کے فوائد کو نظر انداز کردیں جن سے کنیڈا اور آسٹریلیا جیسے ممالک متمتع ہورہے ہیں ۔ مستقبل کے نا معلوم اور غیر یقینی حالات میں یہ رکنیت متحدہ اقوام کے عظیم تر لیکن زیادہ مخلوط شراکت کے اندر مختلف اور منتشر اقوام کے مابین جو تمام داخلی اور خارجی معاملات میں آزاد ہیں باہمی مفاد کا ایک مشترکہ مرکز اور امن و حفاظت کی ایک ایسی ضمانت فراہم کرتی ہے جو ابھی تک کسی ایک ادارہ کے بس کی بات نہیں ہے ۔ “

بنیادی حقوق

ہزا کسلنسی سے دریافت کیا گیا کہ داخلی اصلاحات اور رعایا کے بنیادی حقوق کی نسبت ہزہائی نس چانسلر ایوان روساء نے جو اعلان کیا ہے اسے حیدرآباد نے کس حد تک قبول کیا ہے اور آیا ہندوستان کے دستور کا تصفیہ ہونے تک حیدرآباد میں اصلاحات کے نفاذ کو ملتوی رکھا جائے گا ۔ اس کے جواب میں نواب صاحب چھتاری نے فرمایا :— ” حیدرآباد نے غیر رسمی طور پر ان مباحث کی امداد کی جس کا نتیجہ بنیادی حقوق اور دستوری اصلاحات کے متعلق ہزہائی نس چانسلر ایوان روساء کے اعلان کی شکل میں رونما ہوا ۔ جہاں تک رعایا کے بنیادی حقوق کا تعلق ہے ہمارے قوانین چند ایسی جزوی ترمیمات کے ساتھ جو مقامی حالات کی مناسبت سے ضروری ہیں عام طور پر وہی ہیں جو برطانوی ہند میں نافذ ہیں ۔ یہ ملحوظ خاطر رہے کہ حیدرآباد میں سیاسی انجمنوں کی رجسٹری کے متعلق کوئی قانون نہیں ہے ۔ خود برطانوی ہند میں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں قانون اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ بسا اوقات جنگ، بغاوت یا اندرونی فتنہ وفساد کی صورتوں میں آزادیوں پر تحدید عائد کرنی پڑتی ہے ۔ ہر آزادی سے صرف امن عامہ اور اخلاق عامہ کے حدود میں استفادہ کیا جاسکتا ہے ۔

” خود انسانی حقوق کے ادعا میں یہ امر مضمر ہے کہ انسان پر بعض بنیادی فرائض بھی عائد ہوتے ہیں اور یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ سویٹ روس کے سنہ ۳۶ع والے دستور میں بنیادی حقوق کے ساتھ بنیادی فرائض کی بھی صراحت کی گئی ہے۔

داخلی اصلاحات

”کچھ تو جنگ کے باعث اور کچھ دوسرے اسباب کی بناء پر، جن کے متعلق میں اس وقت کچھ کہنا نہیں چاہتا، داخلی اصلاحات کے نفاذ میں بہت کچھ تاخیر واقع ہوچکی ہے۔ ہم نے اب یہ تصفیہ کیا ہے کہ اصلاحات مزید تاخیر کے بغیر نافذ کردی جائیں۔ اعلان اصلاحات کے بعد سے اب تک حالات میں بہت کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کے باعث مجوزہ مقننہ کی ترکیب اور اختیارات میں توسیع کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ چنانچہ اوس مجلس مقننہ کے بر عکس جس کی تجویز ابتدا میں کی گئی تھی، نئی مجلس مقننہ میں اکثریت منتخبہ نمائندوں کی ہوگی۔ ان تبدیلیوں کو مسودہ قانون میں شامل کرلیا گیا ہے اور بہت جلد اس کا اعلان بھی کردیا جائیگا۔ ہمارے سامنے دو متبادل صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ دستور میں بنیادی تبدیلیاں کی جائیں یا موجودہ دستور کے چوکھٹے میں وسیع ترمیمات عمل میں لائی جائیں۔ پہلی صورت کو اختیار کرنے کے معنی دستور کو بنیادی طور پر بدل دینے، تمام سابقہ کام یک قلم تہس نہس کردینے، ضروری مواد کے از سر نو فراہم کرنے، تازہ انتخابی فہرستوں کو ترتیب دینے اور نمایندگی کے طریقوں کی مکرر جانچ کرنے کے ہوتے۔ اگر ہم نفاذ اصلاحات کو ملتوی کرنا چاہتے تو ہمارے لئے اس سے زیادہ آسان طریقہ اور کوئی نہیں تھا کہ ہم بنیادی طور پر دستور کی نظرثانی کا کام شروع کردیتے۔ موجودہ فضاء کے مد نظر اور دیگر مقامات کے تجربات کی روشنی میں ہمیں یقین تھا کہ اس طریقہ سے کوئی فوری فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

ترمیمات

”اس لئے ہم نے یہ تصفیہ کیا کہ اصلاحات کی اسکیم میں مناسب ترمیمات کرکے اسے جلد از جلد نافذ کردیا جائے۔ ایسا کوئی دستور نہیں ہے جس میں خامیاں نہ پائی جائیں اور ایک مرتبہ اسے بروئے کار لانے کے بعد اس میں ہمیشہ اصلاح کی گنجائش رہتی ہے۔ کسی دستوری ارتقا کو روکا نہیں جاسکتا جس طرح کسی بچے کو بتدریج بڑھنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے نمو اور طاقت اور فکر و نظر کی قوت حاصل کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔ کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہمارے دستور کی ترقی کو روک دیا جائے اور جیسا کہ بندگان اقدس نے فرمایا ہے خود دستور میں مزید توسیع کی گنجائش موجود ہے۔

قانون کی نئی دفعہ

” اس گنجائش کو مسودہ قانون میں ایک نئی دفعہ کے اضافہ سے زیادہ واضح کیا جارہا ہے۔ وہ دفعہ یہ ہے کہ اس قانون کے کسی فقرہ سے حضرت بندگان اقدس کا یہ اختیار متاثر نہ ہوسکے گا کہ حضرت جہان پناہ کسی امر میں نئی مقننہ سے مشورہ طلب فرمائیں خواہ وہ امر صراحتاً مقننہ کے دائرۂ اختیار سے خارج ہو یا نہ ہو۔ حکومت سرکار عالی کا ارادہ ہے کہ اس دفعہ سے استفادہ کرکے مجلس مقننہ کی ایک کمیٹی سے اس بارے میں مشورہ کرے کہ مقننہ کی مزید اصلاح کس نہج پر ہونی چاہئے“۔

حیدرآباد میں زرعی ترقی

دس سالہ اسکیم پر ۴۸ کروڑ روپے کے مصارف

زراعت کو ملک کی سب سے بڑی صنعت بتایا جاتا ہے۔ از منہ قدیمہ سے یہاں کے باشندوں کی بڑی اکثریت اپنی روزی زمین سے یا ایسے پیشوں سے حاصل کرتی رہی ہے جو زراعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ زمین پر دباؤ بھی بتدریج بڑھتا جارہا ہے ۔ ان بڑھتے ہوئے مطالبوں کو پورا کرنے کی غرض سے زمین کی زر خیزی میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی منظم کوشش نہیں کی گئی ہے ۔ منجملہ دیگر امور کے اراضی کی غیر معاشی تقسیم اور کاشت کے سائنٹفک طریقوں کے استعمال کے لئے مناسب سہولتوں کی کمی زمین کی پیداوار میں تدریجی تخفیف کا باعث ہوئی ہے ۔

بے اعتنائی

غذا کی موجودہ قلت ، جس نے تقریباً بین الاقوامی نوعیت اختیار کرلی ہے ، زراعتی ترقی سے بے اعتنائی اور صنعتی ترقی کے لئے مجنونانہ مسابقت کا نتیجہ ہے ۔ غذا اور زراعت سے متعلق متحدہ اقوام کی کانفرنس منعقدہ ہاٹ اسپرنگس کا یہ اعلان کہ " غذا کی پیداوار کبھی بھی اتنی نہیں رہی کہ دنیا کے تمام باشندوں کی صحت کے لئے کافی ہوتی " ، اس افسوس ناک رجحان کی غم انگیز تفسیر ہے ۔ کوئی حکومت اب اپنی قومی معیشت کو خطرہ میں ڈالے بغیر زراعت اور کاشتکار کے ساتھ بے توجہی نہیں برت سکتی۔

مقصد

حکومت سرکارعالی نے زراعت کی ہمہ جہتی ترقی اور کاشتکار کی عام حالت کی اصلاح کے لئے ایک وسیع اسکیم مرتب کی ہے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم پر پہلے دس سال میں (۴۷٫۷۲) کروڑ روپے صرف ہوں گے ۔ اس کا فوری مقصد غذا کی پیداوار میں اضافہ اور بنیادی مقصد زراعت میں مستقل اصلاحات اور دیہی آبادی کے معیار زندگی کو اونچا کرنا ہے ۔ یہ اسکیم غذا اور زراعت سے متعلق متحدہ اقوام کی کانفرنس کی سفارشوں اور زرعی تحقیقات کی شہنشاہی مجلس کے مشاورتی بورڈ کی یاد داشت پر مبنی ہے ۔

خصوصیات

ہر موضع میں سرکاری امداد سے ایک نمائشی قطعہ اور ہر مستقر تعلقہ پر امداد باہمی کے ایک مزرعہ کا قیام ، کسانوں کی جماعتی تنظیم ، ہر موضع میں " دیہی رہنماؤں " کا تقرر ، بنجر اراضی کی زرخیزی میں اضافہ ، کھیتوں کی پشتہ بندی ، نکاسی آب کا انتظام ، ترقی یافتہ تخم کی فراہمی اور زمین جوتنے کے لئے ٹریکٹروں کا استعمال اس اسکیم کی چند اہم خصوصیات ہیں ۔

سلسلہ ترجیح

اس اسکیم میں عملہ کی تربیت کو ترجیحی مقام حاصل ہے کیونکہ اہل اور قابل عملہ کے بغیر زیادہ ترقی ممکن نہیں ہے ۔ حیدرآباد میں ایک زرعی کالج اور پربھنی اور ورنگل میں زرعی مدارس کا قیام پیش نظر ہے یہ بھی تجویز کی گئی ہے کہ موجودہ زراعتی جماعتوں کے نصاب کی مدت دو سال کی بجائے ایک سال کردی جائے اور ان جماعتوں میں شریک ہونے والے طلباء کی تعداد میں دوگنا اضافہ کردیا جائے ۔ اس کے بعد جن امور کو ترجیح دیجائے گی ان کی تفصیل سلسلہ وار درج ذیل ہے ۔

(الف) باؤلیوں کی کھدائی ۔

(ب) بڑے پیمانہ پر کھاد کی بہمرسانی اور کھاد کے گوداموں کا قیام ۔

(ج) ترقی یافتہ تخم کی تقسیم اور ذخائر تخم کا قیام ۔

(د) نمائشی قطعات کا قیام اور بہتر کاشت کی انجمنوں اور کسانوں کی رجسٹر شدہ انجمنوں کی تشکیل ۔

(ھ) سستے داموں پر کیڑا مار دواؤں کی بہمرسانی اور پودوں کی حفاظت کے لئے خاص عملہ کا تقرر۔

(و) زمین کی ترقیات ، نکاسی آب کے انتظام کی اصلاح او ر زمین جو تنے کے لئے ٹریکٹروں کا استعمال ۔

(ز) موجودہ تحقیقاتی اور تجرباتی مرکزوں کی توسیع اور مزید مراکز کا قیام اور

(ح) منتخب اضلاع کی ہمہ گیر ترقی ۔

ذھنی صلاحیت

یہ بات محسوس کرلی گئی ہے کہ اس وقت تک خاطرخواہ ترقی نہیں ہو سکتی جب تک کاشتکار ایک بہتر معیار زندگی کے حصول کا ارادہ اور ان مواقع سے استفادہ کی ذہنی اور جسمانی صلاحیت نہ رکھتا ہو جو سائنسی ترقی ، عمدہ قوانین اور اعلی نظم ونسق کی بدولت اسے دستیاب ہیں ۔ ان تمام عوامل میں جو زراعت کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں سب سے زیادہ اہمیت خود کاشتکار کے نظریہ حیات کو حاصل ہے ۔ اس میں زندگی کا صحیح تصور پیدا کرنے اور تمام امور میں اس کی رہبری کرنے کے لئے ہر موضع میں ایک "دیہی رہنما" کا تقرر پیش نظر ہے جو منجملہ دیگر امور کے نمائشی قطعات کے کام کی نگرانی کرے گا ، کاشتکاروں کو ترقی یافتہ تخم ، کھاد اور آلات کے استعمال کے متعلق مشورہ دے گا ، کسانوں کی انجمنوں کی تنظیم کرے گا اور انہیں ان سہولتوں کے حصول میں مدد دے گا جو حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی ہیں ۔ ہر " رہنما " کا انتخاب اسی موضع سے کیا جائے گا اور اسے بہ طور خاص تربیت دیجائے گی ۔ جب تقریباً (۲۲) ہزار مواضعات میں سے ہر موضع میں ایک رہنما کا تقرر عمل آجائے گا تو کاشتکار کے عام نظریہ میں یقیناً ایک انقلاب پیدا ہوجائے گا جو دیہی رقبوں کی ترقی کے لئے ضروری ہے ۔

امداد باہمی کے اصول پر کاشت

اس اسکیم کے تحت ہر مستقر تعلقہ پر امداد باہمی کے مزرعہ جات کا قیام پیش نظر ہے ۔ امداد باہمی کے ہر مزرعہ کا رقبہ ڈھائی سو ایکر ہوگا اور یہ ایسے متعدد کاشتکاروں کی اراضی پر مشتمل ہوگا جن کی زمینات ایک دوسرے کے متصل ہیں اور جو اپنی اراضی کو امداد باہمی کے اصول پر کاشت کے لئے دینے پر رضامند ہوں ۔ اس مزرعہ پر حکومت کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ایک تربیت یافتہ مینجر کی رہنمائی میں کام ہوگا ۔ امداد باہمی کی اساس پر کھیتی باڑی ، پیداوار کی مشترکہ نکاسی اور محکمہ زراعت کے تجویز کردہ تمام ترقی یافتہ طریقوں کا استعمال ان مزرعہ جات کے نظم ونسق کا بنیادی اصول ہوگا ۔ ان سے ترقی یافتہ تخم کی پیداوار اور فراہمی کا بھی کام لیا جائے گا ۔ نیز نشرو اشاعت کے ذریعہ کاشتکار پر زراعت کو ترقی دینے کی ضرورت واضح کی جائے گی ۔ اور وسیع پیمانہ پر تعلیمی پروپیگنڈہ اور مظاہروں کے ذریعہ اسے اس کے حصول کے طریقے بتائے جائیں گے ۔

منظم سرگرمی

سابق میں توسیعی کام کی ایک خصوصیت یہ رہی ہے کہ کاشتکاروں کو انفرادی طور پر اصلاح کی طرف متوجہ کیاجائے ۔ مگر اب یہ طریقہ بے اثر ثابت ہوا ہے ۔ اس لئے اس اسکیم کے تحت " بہتر کاشت کی انجمنوں "، " میوہ کے کاشتکاروں کی انجمنوں "، " نیشکر کی کاشت کرنے والوں کی انجمنوں "، اور کسانوں کی انجمنوں جیسی جماعتوں کا قیام پیش نظر ہے تاکہ ان کے ذریعہ دیہات میں بڑے پیمانہ پر اصلاحات عمل میں لائی جائیں ۔

قابل کاشت افتادہ اراضی کا سروے

ابھی تک قابل کاشت افتادہ اراضی کو زیر کاشت لانے کی کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی ہے ۔ ریاست میں ایسی اراضی کا مجموعی رقبہ تقریباً (۳۲½) لاکھ ایکڑ ہے ۔ اس اسکیم کے تحت افتادہ اراضی کا سروے کیا جائے گا تاکہ معاشی اعتبار سے قابل کاشت اراضی کا تعین کیا جائے اور اس کے بعد جسقدر رقبہ کو ممکن ہو زیر کاشت لایاجائیگا ۔

پشتہ بندی

زمین کے کٹاؤ کو روکنے کی ایک تدبیر کے طور پر ممالک محروسہ کے قحط کے منطقوں میں (۷۰)لاکھ ایکررقبہ کی پشتہ بندی کی جائے گی ۔ بہترین نتائج کے حصول کےلئے پشتہ بندی کے ساتھ خشکی کی کاشت کے مختلف طریقوں کو رائج کیا جائے گا ۔ جوار اور گیہوں کی جو قسمیں قلیل بارش والے علاقہ کےلئے موزوں ہیں ان کے تخم کی پیدا وار اور تقسیم کے بڑے پیمانہ پر انتظامات کئےجائیں گے ۔

ٹریکٹروں کے ذریعہ زمین کی جتائی

اندازہ کیا گیا ہے کہ گہرے جڑوں والی گھانس کا رقبہ مرہٹواڑی اور کرناٹک کے علاقوں اور نظام آباد ، کریم نگر ورنگل اور بیدر کی کالی مٹی کے علاقوں میں تقریباً ایک لاکھ (۲۰) ہزار ایکر ہے ۔ اس رقبہ کو بیلوں کے ذریعہ ہل چلا کر آسانی سے نہیں جوتا جاسکتا ۔ اس لئے تجویز ہے کہ ٹریکٹر استعمال کرکے اسے زیر کاشت لایاجائے ۔ اس سلسلہ میں حکومت (۳۰) ٹریکٹروں کی فرمائش کرچکی ہے ۔ توقع ہے کہ یہ سال رواں اور اگلے سال کے دوران میں وصول ہو جائیں گے ۔

زیر زمین پانی سے استفادہ

ممالک محروسہ میں باؤلیاں اورکنوئیں آبپاشی کا ایک اہم ذریعہ ہیں ۔ اس کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ یہ نہروں سے سیراب ہونے والے رقبہ سے دوگنا زیادہ رقبہ کو سیراب کرتے ہیں ۔ اس لئے تجویز ہے کہ ہر سال آبپاشی کی تقریباً (۱۰۰۰)باؤلیاں کھود کر زیر زمین پانی کے وسائل سے استفادہ کیا جائے ۔ اس کے علاوہ موجودہ باؤلیوں کے پانی کی رسد میں بھی اضافہ کیا جائے گا ۔ حکومت کی منظور کی ہوئی برقابی کی بڑی اسکیموں کی تکمیل کے بعد ارزاں قوت کےحصول کے پیش نظر نل کنوؤں کی موزونیت کے بارے میں تجربات کئے جائیں گے ۔

کھاد کے گودام

اس اسکیم کے تحت تجویز ہے کہ کھاد کے گوداموں کا ایک جال پھیلا دیا جائے ۔ ہر تعلقہ میں ایسے دو گودام یا تمام ممالک محروسہ میں (۲۸۰) گودام قائم کئےجائیں گے۔ پندرہ مقامات پر کھلی کے گودام تعمیر کرنے کے انتظامات ہوچکے ہیں ۔ محکمہ جات زراعت و لوکل فنڈ شہر کے فضلہ سے مرکب کھاد کی تیاری کے لئے کوشاں ہیں یہ بھی تجویز ہے کہ کسانوں کو تخم بہم پہونچانے کےلئے ایسے متعدد مزرعہ جات قایم کئے جائیں جوتخم کی پیدا وار کےلئے مختص ہوں گے ۔ ہر ضلع میں ایسا ایک مزرعہ قایم ہوگا اور ہر تعلقہ میں تخم کے دو مستقل ذخیرہ گاہیں تعمیر کی جائیں گی۔ اس اسکیم میں محکمہ زراعت کے تحت پودوں کی حفاظت کےلئے ایک علحدہ شعبہ کا قیام بھی شامل ہے تاکہ کیڑوں اور امراض نباتات سے بچاؤ کی تدابیر معلوم اور اختیار کی جائیں۔

ترقیات

ایک اور اہم تجویز یہ ہے کہ ایک یا دو منتخب اضلاع میں جامع نوعیت کی ترقیات شروع کی جائیں۔ منتخبہ رقبوں کے تمام مزرعہ جات میں زمین کی ترقی ، کاشت کے طریقوں ، تخم ، کھاد اور آلات ، حفاظت اجناس اور مارکٹنگ وغیرہ سےمتعلق تمام اصلاحات کا نفاذ ایک ساتھ عمل میں لایا جائےگا ۔

دوسری تدابیر

آبپاشی کے وسائل کی توسیع ، مصنوعی کھاد کی فراہمی ، زرعی رسل و رسایل کی توسیع و ترقی ، مویشیوں کی نسل کی اصلاح ، زرعی اغراض کےلئے رقمی سبیل بندی ، مارکٹنگ کی سہولتوں کے انتظام اور خشک سالی کے زمانہ میں کاشتکاروں کو روزگار کی فراہمی سےمتعلق متعدد دوسری اسکیمیں بھی زیر غور ہیں ۔

اسکیم ترقیات وادی گوداوری

یہاں سرسری طور پر اس ہمہ جہتی علاقہ واری اسکیم کا ذکر نا مناسب نہ ہوگا جو اسکیم ترقیات وادی گوداوری

کے نام سے مشہور ہے ۔ اس کے ابتدائی مصارف کی پابجائی کے لئے اس سال (۲۷) لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ وادی گوداوری میں زراعت اور صنعت کو ترقی دی جائے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس اسکیم کے نفاذ سے (۱۲۰۰) لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا اور تقریباً (۵۰) ہزار کلو واٹ برقابی قوت پیدا ہوگی ۔ اسکی بدولت نہ صرف ایک بنجر علاقہ میں زرعی اور صنعتی خوش حالی کا ایک نیا دور شروع ہوجائے گا بلکہ وہاں کے باشندوں کا معیار زندگی بھی کافی اونچا ہو جائے گا ۔ اسکیم ترقیات وادی گوداوری نہ صرف ممالک محروسہ میں بلکہ ریاست کے باہر بھی صنعتی اورزرعی ترقی کے لئے ایک نمونہ بن جائے گی ۔

ٹینور سگریٹ استعمال کیجئے

اعلی درجہ کی ورجینا تمباکو کے خواهش مند گرانی کے اس زمانہ میں بھی ڈی لکس ٹینور سگریٹ استعمال کر کے دس منٹ تک اس کی خوش بو سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں ۔ٹینور سگریٹ اعلی قسم کی ورجینا تمباکو سے تیار کیا جاتا ہے اور اس کی مہک کو ساری دنیا پسند کرتی ہے۔ ہمارے تیار کردہ سگریٹوں نے سگریٹ نوشی کا ایک نیا معیار قائم کردیا ہے اور جن لوگوں کا گلا تمباکو سے جلد متاثر ہوجاتا ہے ان کے لئے بھی یہ سگریٹ بہت موزوں ہے۔



tenor ...is truly a de Luxe Cigarette



James Carlton Ltd., London.

حیدرآباد کا منصوبہ خوشحالی

معاشی منصوبہ بندی کسی ملک کے زراعتی اور صنعتی وسائل سے استفادہ کرنے کا مسلمہ طریقہ ہے تاکہ اس کی ہمہ جہتی ترقی کا تیقن کرلیا جائے ۔ حیدرآباد بھی اب منظم معاشیات کی طرف قدم بڑھا رہا ہے ۔ یہ یقیناً ایک مشکل کام ہے ۔ اس کے لئے زبر دست مالی وسائل، تمام طبقوں کے باشندوں کے تعاون اور جوش عمل، کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مناسب تعداد میں فنی عملہ کی موجودگی اور موجودہ تعلیمی اور معاشرتی نظامات میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے ۔ مختصر یہ کہ اس کے معنی روایتی طرز زندگی اور طریقہ فکر سے دست بردار ہوجانے کے ہیں ۔ قبل اس کے کہ یہ مہم شروع کی جائے اس کڑی شرط کی تکمیل ضروری ہے ۔ تاہم ایک ایسے روشن خیال فرمانروا کی مدبرانہ رہنمائی میں جن کی زندگی کا واحد مقصد اپنی ریاست کی ترقی اور اپنی رعایا کی خوش حالی ہے ہم امید اور استقلال کے ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف گامزن ہیں ۔

ممالک محروسہ سرکارعالی کو ہندوستان کے ذیلی براعظم میں ایک مرکزی مقام حاصل ہے ۔ اس کا رقبہ جس میں برار شامل نہیں ہے (۸۳) ہزار مربع میل اور اس کی آبادی ایک کڑوڑ (۱۶۰) لاکھ سے زاید ہے ۔ یہاں عوام کی ایک بڑی اکثریت زراعت پیشہ ہے ۔ حیدرآباد میں تقریباً پانچ کڑوڑ (۳۰) لاکھ ایکر اراضی ہیں جن میں سے صرف دو کڑوڑ (۶۷) لاکھ ایکر رقبہ کو زیر کاشت لایا گیا ہے ۔ اس کا صرف (۶) فی صد حصہ سیراب ہوتا ہے ۔

آبپاشی کے امکانات

قدرت نے حیدرآباد کو دکن کے دو اہم دریائی نظام ودیعت کئے ہیں ۔ دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا جو اپنی اپنی شاخوں کے ساتھ بڑی دور تک ممالک محروسہ سے گزرتے ہیں ۔ مثلاً دریائے گوداوری اپنی گزرگاہ کے ۹۰۰ میل کے منجملہ ۴۳۲ میل حیدرآباد سے بہتا ہے ۔ حال حال تک دریائے گوداوری اور دوسرے دریاؤں کے پانی کو آبپاشی اور برقابی کی تولید کے لئے استعمال کرنے کی کوئی باضابطہ کوشش نہیں کی گئی تھی تاکہ اس سے صنعتی اور زراعتی ترقی میں مدد لی جائے ۔ اب حکومت حیدرآباد اور حکومت مدراس کے درمیان دریائے تنگبھدرا کے پانی کی جزوی تقسیم کے لئے ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے اور اس پراجکٹ کا کام شروع ہوچکا ہے ۔

کم پیداوار

آبپاشی کی ناکافی سہولتوں اور بعض دیگر اسباب کی بنا پر حیدرآباد کی زرعی پیداوار سابقی ہندوستان اور دنیا کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں کم ہے ۔ چاول کی حد تک حیدآباد میں فی ایکر پیداوار ۰٫۲۷ ٹن ہے ۔ اس کے مقابلہ میں یہ ممالک متحدہ امریکہ میں ۱٫۰۱ جاپان میں ۱٫۶۱ اور سابقی ہندوستان میں ۰٫۳۵ ہے ۔ ایسا ہی گیہوں کے معاملہ میں حیدرآباد کی فی ایکر پیداوار ۰٫۱۲ ٹن ہے ۔ اس کے برخلاف یہ ممالک متحدہ امریکہ میں ۰٫۳۷ ۔ کینڈا میں ۰٫۵۲ اور سابقی ہندوستان میں ۰٫۳۲ ہے ۔ ان اعداد

سے واضح ہوگا کہ جب تک ضروری سہولتیں نہ مہیا کی جائیں ترقی کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ حکومت آبپاشی اور برقابی کی ایک درجن مشترکہ اسکیمیں مرتب کرچکی ہے جن پر تقریباً (۶۴) کروڑ روپیے کے مصارف کا اندازہ کیا گیا ہے جب انہیں روبہ عمل لایا جائے گا حیدرآباد دنیا کے زرعی ممالک میں اپنا صحیح مقام حاصل کرلے گا۔

صنعتی موقف

ریاست کے معاشی نظام میں زراعت کے بعد صنعت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ حیدرآباد زبردست معدنی وسائل کا حامل ہے ۔ اس کی سرحدوں کے اندر کوئلہ ، چونہ ، گرافائٹ ، کیلسائٹ ، سنگ مورہ اور دوسری اہم دھاتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ اس کے دریا سستی برقابی قوت کی تولید کے زبردست امکانات رکھتے ہیں ۔ لیکن اس کے قدرتی وسائل سے ابھی تک پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا ہے جس کے باعث صنعتی اعتبار سے وہ اس قدر ترقی یافتہ نہیں ہے جس قدر کہ اسے ہونا چاہئے تھا ۔ برطانوی ہند میں صنعتوں پر جو سرمایہ لگایا گیا ہے اس کی مقدار ایک ارب روپے یعنی فی کس ۲۰ روپے ہے ۔ اس کے برخلاف حیدرآباد میں صرف (۸) کروڑ روپے یعنی فی کس پانچ روپے صنعتوں پر لگائے گئے ہیں ۔ اس کے نتیجہ کے طور پر اپنی صنعتی ضروریات کے معاملہ میں یہ ریاست خود مکتفی نہیں ہے ۔ ریاست کی آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے جس کی شرح ہر دس سال میں ۱۰ فی صد ہے ۔ اس کی بناء پر اس مسئلہ نے اور زیادہ نازک صورت اختیار کرلی ہے ۔ ان حالات کے تحت اگر موجودہ دنیا میں ایک جدید مملکت کی حیثیت سے حیدرآباد کو باقی رہنا ہے تو اسے اپنی صنعت و حرفت اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے تمام معدنی ، آبی ، زرعی اور میکانی وسائل سے استفادہ کرنا ہوگا۔

بعد جنگ منصوبہ بندی

اسی وجہ سے ریاست کی زرعی اور صنعتی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے حکومت کے لئے معاشی ترقی کا ایک جامع منصوبہ مرتب کرنا ضروری ہوگیا ہے ۔ اس مقصد کے پیش نظر اعلی حضرت بندگان عالی نے بتاریخ ۲۰ - مئی سنہ ۱۹۴۳ ع فرمان مبارک کے ذریعہ باب حکومت کی اس تجویز کو شرف منظوری عطا فرمایا تھا کہ ممالک محروسہ میں معاشی بہبود سے متعلق منصوبہ بندی کے کام میں تنظیم اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ایک مجلس تنظیم مابعد جنگ اور ایک مکمل معتمدی قایم کی جائے ۔ مبادیات پر مکمل غور و خوض کرنے کے بعد مرکزی مجلس نے سرکاری اور غیر سرکاری حضرات اور ماہروں پر مشتمل ۱۰ کمیٹیاں اور متعدد ذیلی کمیٹیاں قایم کیں تاکہ آبپاشی اور برقابی ، صنعت و حرفت ، رسل ورسائل ،سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات ، فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم ، بنک کاری ، تجارت، فینانس اور ایسے ہی متعدد شعبوں کی ترقی کے لئے منصوبے مرتب کئے جائیں اور صحت عامہ اور دیہی خوش حالی کو آگے بڑھانے کے لئے تدابیر معلوم کی جائیں ۔ ان میں سے ایک کمیٹی جس کو بعد جنگ صنعتوں کے لئے تربیت یافتہ اشخاص کے مسئلہ کی جانچ کا کام تفویض کیا گیا تھا اپنی سفارشات پیش کرچکی ہے ۔

وادی گوداوری کی اسکیم

ایک اہم اسکیم ، جسے حال ہی میں اعلی حضرت بندگان عالی کی منظوری عطا ہوئی ہے ، برقابی قوت اور آبپاشی کے ایک مشترکہ پراجکٹ کے ذریعہ وادی گوداوری کو ترقی دینے سے متعلق ہے ۔ اس پراجکٹ کے تحت (۵۵) ہزار کلوواٹ مسلسل برقابی قوت پیدا کی جائے گی اور اضلاع ورنگل، کریم نگر و عادل آباد میں (۱،۲۰۰ ۰) لاکھ ایکڑ زاید رقبہ کو زیر کاشت لایا جائے گا ۔ اس اسکیم میں ایک مثالی صنعتی شہر کی تعمیر بھی شامل ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا شہر ہوگا۔ اس کے نواح میں متعدد صنعتیں قایم کی جائیں گی ۔ سمنٹ ، لوہا اور فولاد ، مصنوعی کھاد ، کیلسیم کاربائیڈ، پارچہ بافی،مصنوعی ریشم شیشہ سازی اور روغنیات جیسی نہایت اہم صنعتوں کے لئے جس رقبہ کا انتخاب کیا گیا ہے اس میں ضروری خام اشیاء

وافر مقدار میں پائی جاتی ھیں ۔ اس علاقہ کو کوئلہ اور لوھے کی کانوں کے قریب ھونے اور مجوزہ برقابی نظام میں شامل ھونے کی وجہ سے بھی اھمیت حاصل ھے ۔

مقاصد

محکمہ تنظیم ما بعد جنگ کے مرتب کردہ منصوبوں کے دواھم مقاصد ھیں ۔ ایک یہ کہ آبپاشی کی زاید سہولتوں کے ساتھ ساتھ وافر مقدار میں سستی کھاد اور بہتر آلات فراھم کرکے زمین کی زرخیزی کو ترقی دی جائے اور کاشتکار کو اس کے قرضہ کے بار سے نجات دلائی جائے تاکہ دیہات کی عام خوشحالی میں اضافہ ھو اور دوسرے یہ کہ ریاست کی تیزی کے ساتھ بڑھتی ھوئی آبادی کے لئے روز گار کی نئی راھیں کھولنے کے لئے صنعتوں کو فروغ دیا جائے ۔

زراعت و صنعت

جو لوگ ترقی یافتہ ممالک کے زرعی حالات سے باخبر ھیں وہ جانتے ھیں کہ جدید زراعت کا صنعت و حرفت پر کس قدر دارومدار ھے ۔ جدید اصولوں پر کاشتکاری کے لئے ترقی یافتہ زرعی آلات، سستی برقی قوت اور مناسب مقدار میں مصنوعی کھاد کی فراھمی لوازمات میں سے ھے ۔ اس سے واضح ھوتا ھے کہ زرعی اور صنعتی ترقی لازم و ملزوم ھے ۔ مویشیوں کی نسل کی اصلاح ، چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے احیاء ، دیہی سڑکوں کی درستگی ، نکاسی پیداوار کے بہتر انتظامات اور عوام کے معیار زندگی میں اضافہ کئے بغیر زراعت کو صنعتی یا جدید بنیادوں پر منتقل کرنے کی کوئی اسکیم کامیاب نہیں ھوسکتی ۔ اس حقیقت کو اچھی طرح محسوس کرتے ھوئے محکمہ تنظیم مابعد جنگ نے اس مسلمہ مشکل کام کو شروع کیا اور اس میں بہت کچھ کامیابی حاصل کرچکا ھے ۔ اب تک جو اسکیمیں پیش کی گئی ھیں وہ تعلیم ، صحت عامہ ، عملہ کی تربیت ، آبپاشی نئی صنعتوں کے قیام اور گھریلو صنعتوں کے احیاء و توسیع سے متعلق ھیں ۔

صنعتی ترقی

مستقبل قریب میں جن صنعتوں کو ترقی دی جائے گی ان میں پارچہ بافی کو کلیدی حیثیت حاصل ھے کیونکہ ھندوستان میں کپاس کی پیداوار کا تیسرا بڑا مرکز ھونے کے باعث اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے حیدرآباد کو مخصوص مواقع حاصل ھیں ۔ اس لئے تجویز ھے کہ ۳۰۴۰۴۰ تکلوں اور ۷۱۱۱ راچھوں کا اضافہ کرکے صنعت پارچہ بافی کو وسعت دی جائے ۔ اس کے معنی موجودہ گرنیوں کو معاشی وحدتوں میں تبدیل کرنے کے علاوہ چھ نئی گرنیوں کے قیام کے ھوں گے ۔ دوسری صنعت جسے ترقی دی جائے گی روغن سازی ھے ۔ حیدرآباد اس صنعت کی ترقی کے لئے بھی نہایت موزوں مقام ھے کیونکہ یہاں ھندوستان میں پیدا ھونے والے روغندار تخم کی مجموعی مقدار کا چوتھائی حصہ پیدا ھوتا ھے اور روغن سازی اور متعلقہ صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے دوسری ضروری سہولتیں مثلاً پانی کوئلہ اور قوت محرکہ بھی پائی جاتی ھیں ۔ فی الحال سالانہ تقریباً (۳۸) ھزار ٹن مونگ پھلی برآمد کی جاتی ھے ۔ اس مقدار کو خود ریاست میں نباتاتی گھی کی تیاری کے لئے زیادہ نفع بخش طور پر استعمال کیا جاسکتا ھے ۔ اس لئے تجویز ھے کہ سرکاری انتظام و نگرانی میں برقابی قوت سے چلنے والی ایک مشین نصب کی جائے جو سالانہ (۱۰) ھزار ٹن و نسپتی گھی تیار کرے گی ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

ممالک محروسہ کے تمام مواضعات میں طبی امداد اور صحت عامہ کی تدابیر کی توسیع کے لئے ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ھے ۔ اس اسکیم کو پانچ پانچ سال کی مدت کے تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ھے ۔ پہلے دور میں ھرسال (۳۴۵) لاکھ روپے، دوسرے دور میں ھرسال (۸۲) لاکھ روپے اور تیسرے دور میں ھر سال (۲۱) لاکھ روپے کے مصارف عاید ھوں گے ۔ تعلیمی ترقی کا منصوبہ اس غرض سے مرتب کیا گیا ھے کہ مدرسہ جانے والی عمر کی آبادی کے ۳۳ فی صد حصہ کو تعلیم دلائی جائے ۔ اساسی مقصد یہ ھے کہ رفتہ رفتہ ریاست کے ھر باشندے کے لئے تحتانی تعلیم کی

سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ سائنٹفک اور صنعتی تحقیقات کے لئے ایک مرکزی تجربہ خانہ کے قیام کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس تجربہ خانہ میں زرعی تحقیقات کے ساتھ معدنی اشیاء ، جنگلات کی پیدا وار ، جڑی بوٹیوں اور دوسری خام اشیاء کی بھی تحقیقات کی جائے گی ۔

تربیت یافتہ عملہ

مابعد جنگ صنعتی حیدرآباد کے لئے ضروری تربیت یافتہ انشخاص کی فراہمی کی غرض سے حکومت نے ایک اسکیم منظور کی ہے تا کہ ہندوستان اور بیرون ہند کے صنعتی اداروں میں صنعت و حرفت کے مختلف شعبوں کی عملی تربیت حاصل کرنے کے لئے متعدد حیدر آبادی نوجوانوں کو بھیجا جائے ۔ ہندوستان کے باہر اعلی تعلیم اور فنی تربیت کے کے حصول کے لئے دیڑھ سو سے زیادہ امیدواروں کا انتخاب ہوچکا ہے ۔ فنی تربیت کے لئے جن مضامین کو منتخب کیا گیا ہے ان میں پارچہ بافی ، خزافیات ، کیمیاوی انجنیری، روغنیات ، فن شیرخانہ و تغذیہ حیوانی ، ایندھن کی تحقیقات اور ''کاسٹ اکاؤ نٹنسی ،، شامل ہے ۔ اس کے علاوہ مختلف قومی تعمیری محکموں کے متعدد عہدیداروں کو اعلی تعلیم و تربیت کے لئے برطانیہ عظمی اور ممالک متحدہ امریکہ بھیجا گیا ہے ۔ مزید برآن ریاست میں فنی تعلیم کی توسیع کے لئے دو (۲) ساله منصوبے تیار کئے گئے ہیں جن پر (۲ء۴۰) کروڑ روپے کے متوالی اور (۲) کروڑ روپے کے غیر متوالی اخراجات عاید ہوں گے ۔ ایک زراعتی کالج اور ایک مدرسہ عمرانیات کے قیام اور کلیہ انجینیری میں معدنیات اور فلزیات کی مابعد طیلسان تعلیم کے آغاز کی منظوری دی جاچکی ہے ۔

رسل و رسائل کی ترقی

جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ موجودہ گرم بازاری کے بعد امکانی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے کی غرض سے تعمیرات کا ایک وسیع لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے جس پر (۱۹ء۳) کروڑ روپے صرف ہوں گے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پہلے ۱۰ سال میں دیہی اور چھوٹی سڑکوں کی تعمیر پر (۳۸ء۷) کروڑ روپے اور بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر (۳۲) کروڑ روپے سے زاید مصارف عاید ہوں گے ۔

زراعت

مستقبل قریب میں حیدرآباد کی ہمہ جہتی ترقی کے کے پروگرام میں زرعی ترقی کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ قحط کے منطقہ کی اراضی کے لئے خشکی کی کاشت اور زمین کے کٹاؤ کے انسداد کے سلسلہ میں ایک جامع اسکیم مرتب کی گئی ہے ۔ اس اسکیم کا مقصد بارش کے پانی کو ضایع جانے سے روکنا ، زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرنا ، اور پشتہ بندی ، کیمیاوی کھاد کے استعمال وغیرہ کے ذریعہ رطوبت کو محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کرنا ہے ۔ اس اسکیم کے نفاذ کے ابتدائی پانچ سال میں حکومت کے (۱۳) کروڑ روپے صرف ہوں گے۔ زرعی پیداوار کی نکسی کے انتظام کی اصلاح کے لئے ایک دس ساله منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے اخراجات کا اندازہ (۵۶) لاکھ روپے کیا گیا ہے ۔

سابق فوجیوں کے مستقبل کا تحفظ

ریاست کی آئندہ معاشی خوشحالی کا منصوبہ تیار کرنے میں حکومت حیدرآباد نے ان (۲۰) ہزار سپاہیوں کو فراموش نہیں کیا ہے جنھوں نے مختلف جنگی محاذوں پر آزادی کی خاطر لڑائیاں لڑیں ۔ ملک کے معاشی مستقبل کی تشکیل کے سلسلہ میں حیدرآباد نے اس تربیت ، نظم و ضبط اور جماعتی اتحاد سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا تہیہ کرلیا ہے جو فوجیوں نے اپنی ملازمت کے دوران میں حاصل کیا ہے ۔ فوج سے علحدہ کئے ہوئے اشخاص کو غیرفوجی زندگی میں روز گار پر لگانے کے لئے ایک اسکیم مرتب کی گئی ہے جس کے تحت رائن پلی میں سابق فوجیوں کی ایک خود مکتفی نو آبادی کا قیام پیش نظر ہے ۔ یہ نوآبادی ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی نوآبادی ہوگی اور امداد باہمی کے اصولوں پر قایم کی جائے گی ۔ یہ بھی تجویز ہے کہ وادی گوداوری کی اسکیم ترقیات کے تحت بالکلیہ فوجیوں کے لئے مزدوروں کی ایک نوآبادی بسائی جائے۔

مالی پہلو

ریاست کی معاشی بہبود کے لئے مرتب کردہ اس ہمہ گیر منصوبہ کے سلسلہ میں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے جو اس کے مالیاتی مضمرات سے متعلق ہے - ایسی کسی وسیع اسکیم کو روبہ عمل لانے کے لئے ایک کثیر سرمایہ کی ضرورت ہوگی - تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کے نفاذ کے پہلے ۱۰ سال میں اس اسکیم پر حکومت کو (۲۴۸) کروڑ روپے صرف کرنے پڑیں گے - ایک خاص کمیٹی ، جو اس رقم کے حصول کے ذرائع اور طریقے معلوم کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے، اس مسئلہ کی چھان بین کررہی ہے - یہاں اس واقعہ کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ حیدرآباد میں خانگی سرمایہ اور آمدنی کے پبلک وسائل سے ابھی تک پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا ہے - محاصل کے بعض راست وسائل کے مجوزہ استعمال اور خوشحال طبقوں میں سرمایہ کاری کے ترقی پذیر رجحان کے پیش نظر نہ تو ترقی سے متعلق حکومت کے لائحہ عمل اور نہ اون خانگی صنعتوں کے لئے رقمی سبیل بندی میں کوئی دشواری ہونی چاہئے جو صنعتی ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھا کر قایم کی جائیں گی -

حکومت کے ہمہ جہتی پروگرام کا کامیاب نفاذ بلاشبہ اس بات کا مقتضی ہوگا کہ ریاست کے مالیاتی نظام میں اساسی داخلی تبدیلیاں کی جائیں - نیز اس کے لئے نہ صرف باشندگان حیدرآباد کے کامل اشتراک عمل بلکہ حکومت ہند اور ہمسایہ حکومتوں کی بے دریغ حمایت کی بھی ضرورت ہوگی - یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ ایک وحدت کی خوشحالی دوسری وحدتوں کی خوشحالی میں معاون اور اس کی پستی دوسروں کی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے - بلا شبہ حیدرآباد کی یہ کوشش رہے گی کہ وہ اپنی ترقی کی بنیادیں اس ذیلی بر اعظم کے ایک جزو لاینفک کی حیثیت سے—مگر اس میں اپنی انفرادیت کو ضم کئے بغیر— مابقی ہندوستان کے ساتھ اتحاد کے اصول پر قایم کرے - اس اعلی اصول کی روشنی میں حیدرآباد یقیناً مستقبل قریب میں ایک ایسا مرتبہ حاصل کرلے گا جس کا وہ اپنے زبردست قدرتی وسائل اور تہذیب و تمدن کے ایک گرانبہا سرمایہ کی وجہ سے مستحق ہے -

مطبوعات برائے فروخت

	قیمت
رپورٹ نظم و نسق ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۴۹ف (۴۰-۱۹۳۹ع)	۳-۰-۰
جامعہ عثمانیہ مولفہ ای - ڈی - پلین (صرف انگریزی زبان میں) ..	۱-۰-۰
حیدرآباد کی مشہور عبادت گاہیں	۳-۰-۰
منتخب پریس نوٹ اور اعلامئے مرتبہ محکمہ اطلاعات (صرف اردو زبان میں) ..	۱-۸-۰
مملکت آصفی میں نشریات کی ترقی	۳-۸-۰
فہرست منظورہ اصطلاحات مروجہ بدفاتر سرکار عالی	۰-۱-۰

(اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں)

حیدرآباد کے بہادر سپوتوں کی غیر متزلزل وفاداری

فرسٹ بٹالین حیدرآباد انفنٹری کے کمانڈنگ افسر لفٹنٹ کرنل اسحق نے نشرگاہ حیدرآباد سے تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا :— "اس واقعہ کا اظہار میرے لئے باعث فخر ہے کہ فرسٹ بٹالین کا ہر سپاہی دشمن کے ساتھ جاملنے اور اپنے ملک و مالک کے ساتھ غداری کرنے کی بجائے عزت کے ساتھ موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا"۔ کرنل اسحق نے ان وحشتناک حالات کی جگر خراش تفصیلات بتائیں جن کے تحت انہیں جاپانیوں کے جنگی قیدیوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرنی پڑی تھی -

انہوں نے فرمایا :— " ۱۵ - فروری سنہ ۱۹۴۲ع کو سنگا پور کے سقوط سے ہماری زندگیوں کے تاریک ترین زمانہ کا آغاز ہوا تھا - اس وقت ہم سب کچھ کھوچکے تھے - یہ ایک ایسا وقت تھا جب کہ موت بھی ، جو سپاہی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے ، فرار کا ایک آسان راستہ معلوم ہوتی تھی - دوسری طرف وجود بے معنی تھا - لیکن یہی وہ وقت تھا جبکہ سپاہی کی عزت کا امتحان لیا جا رہا تھا - فرسٹ بٹالین حیدرآباد انفنٹری کا ایک ایک سپاہی اس امتحان میں کامیاب اترا - جب عزت کا سوال پیدا ہوا تو اس نے اپنے غیر مصالحانہ طرز عمل کے ذریعہ دنیا کو یہ دکھلادیا کہ ایک سپاہی کو اپنی عزت سے دستبردار ہونے کی ضرورت نہیں اگر چہ اسے اپنے ہتیار ڈالدینے کے لئے مجبور کیا جاسکتا ہے - مجھے افواج سرکارعالی کے اس یونٹ کی کمانڈنگ آفیسر ہونے کا فخر حاصل رہا ہے - جاپانی حراست میں جنگی قیدیوں کی حیثیت سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی کے بعض واقعات پر روشنی ڈالنے کا مقصد ان کوششوں کی تفصیل بتانا ہے جو قید کے چار تاریک سالوں میں ریاست کے وقار کو قائم رکھنے کے لئے ہم نے کیں -

" ۱۷ - فروری کو سنگا پور کی اتحادی فوجوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے آپ کو جاپانی نمائندہ میجر فجی وارہ کے حوالے کردیں - جس وقت اس نے ہمیں جاپانی زبان میں مخاطب کیا اس وقت ہم نہتے تھے اور ایک میدان میں جمع تھے - اس کی آواز صدا بہ صحرا ثابت ہوئی کیونکہ ہم میں کسی نے بھی اس کا ایک لفظ بھی نہیں سمجھا - اپنی تقریر کے ختم پر اس نے اپنے پہلے احکام اجرا کئے جن کا ہمیں ترجمہ سنایا گیا - حکم یہ تھا کہ ہم اپنی گھڑیوں کو ٹوکیو کے وقت کے مطابق درست کرلیں - اس حکم کا مقصد ہم پر واضح کردینا تھا کہ ہمیں ہر چیز کے لئے ٹوکیو کا دست نگر رہنا ہوگا - یہ بتانا غیرضروری ہے کہ یہ حکم کس قدر مضحکہ خیز اور احمقانہ تھا -

" ۱۸ - فروردی کو ہمیں نیسن کیمپ (Neeson Camp) بھیجا گیا ایک مہینہ بعد ہمیں سالیٹر کیمپ (Saletar Camp) میں منتقل کیا گیا - یہاں جنگی قیدیوں کی تعداد ۱۲ ہزار سے زاید تھی - کیمپوں میں رہنے سہنے کی گنجایش بالکل ناکافی تھی - بعض اوقات بیس فیٹ لمبے اور ۱۲ فٹ چوڑے کمروں میں پچاس پچاس آدمیوں کو ٹھونس دیا جاتا تھا - نہ تو صفائی کا کوئی انتظام تھا اور نہ طبی امداد کا - راتب بھی بہت کم تھا - ہمیں روزانہ فی کس آٹھ اونس چاول دیا جاتا تھا - جبری محنت کے عوض جو رقم دی جاتی تھی وہ فی یوم دس سنٹ تھی - لیکن جب افراط زر نے نازک صورت اختیار کرلی اور ایک سگریٹ کی قیمت ۲۰ ڈالر اور ایک انڈے کی قیمت ۵۰ ڈالر ہوگئی تو ان کا معاوضہ ۳۰ سنٹ تک بڑھادیا گیا - ایسے ناگفتہ بہ حالات کے باوجود فرسٹ بٹالین کے ایک سپاہی کے قدم بھی شاہ ذیجاہ اعلی حضرت میر عثمان علی خان کے ساتھ وفاداری میں نہیں ڈگمگائے - جاپانیوں نے ہمارے سپاہیوں کو اپنی طرف سے جنگ میں شریک کرنے کی بہت کچھہ کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکے - ان کا پروپگنڈہ بے اثر رہا - ان کے لکچروں اور وعدوں پر کوئی توجہہ نہیں کی گئی اور ان کی دھمکیاں جو

عموماً عملی صورت اختیار کرتی تھیں بے سود ثابت ہوئیں۔

"اس کیمپ میں کرنجی ہاسپٹل (Karenji Hospital) کا قابل ملامت حزینہ پیش آیا ۔ دشمن کے سپاہیوں کی ایک مسلح جماعت ہسپتال پہونچی اورکسی ظاہرا سبب کے بغیر متعدد مریضوں کو زد و کوب کیا ۔ یہہ ایک ایسا منظر تھا جس کو دوسرے مریض بھی جو سخت بیار تھے برداشت نہیں کرسکتے تھے ۔ وہ حملہ کرنے والوں پر پل پڑے اور جو چز بھی ان کے ھاتھہ لگی اس سے حملہ کیا ۔ دشمن کے سپاھیوں کی جماعت نے آتش باری کی اور بیاروں اور مریضوں کا صفایا کردیا ۔

" جاپانیوں کو اس بات کا پتہ چلانے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ فرسٹ بٹالین کے تمام سپاھی متحدہ طور پر ترغیبات ،دھمکیوں اورظلم و ستم کا مقابلہ کرنےپر تلے ہوئے ھیں ۔میں اور میرے ساتھی افسروں نے ان کی صلح آمیز تجاویز کورد کرنے سے متعلق اپنے اٹل فیصلے کو راز میں نہیں رکھا ۔ میجرغلام احمد وحید اور ھنا وستانی فوج کے بعض " وائسرائیز کمیشنڈ " افسروں کے ساتھہ مجھے استفسار کے لئے دشمن کے فوجی صدر مقام پر پھونچایا گیا ۔ دشمن کے ایک افسر نے ھم سے ملاقات کی ۔ کبھی تو اس نے ھماری خوشامد کی اورکبھی ھمیں ڈرانا اور دھمکانا چاھا ۔ گفتگو کے دوران میں وہ مسلسل ریوالورسے کھیلتا رھا ۔ جب اسے اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی تو ھمیں نظر بندوں کے کیمپ میں ، جسے دشمن "ھندوستانی صدر شفاخانہ" کہتا تھا ، بھیجنے کا حکم دیا گیاتا کہ ھمیں اپنے خیالات بدلنے اور اس کےساتھہ شریک ھوجانے کے لئے مہلت اور موقع دیا جائے ۔

" دوسرےدن لاٹھیوں اور چابکوں سے لیس ایک جماعت کو لیکر ایک جاپانی لفٹنٹ وھاں اس " ھسپتال " کے مریضوں کا "علاج" کرنے کےلئے آیا ۔ اتحادی سپاھیوں کوسڑک پر صف میں کھڑا کیا گیا اور ان میں سے بعض کو چن کر کوڑےلگائے گئے ۔ دوسروں کو بستر یا پانی کی چھاگلوں کے بغیر کوچ کا حکم دیا گیا ۔ اپنی توجہ میری جانب مبذول کرتے ھوئے ان میں سے ایک نے کہا :۔"آپ سب بھی ایسے ھی سلوک کی توقع رکھیں "۔

وھاں سے ھمیں بیدادری کیمپ (Bidadari Camp) میں منتقل کیا گیا اور دو دن تک غذا یا پانی کے بغیر کھلے مقام پر رکھا گیا ۔ اس کیمپ کے حالات اور قیدیوں کے ساتھہ برتاؤ انتہائی خراب تھا ۔ مظالم پر مظالم ڈھائے جارہے تھے ۔ تین دن تک بھوک اور پیاس کی مصیبت برداشت کرنے کے بعد جب ایک قیدی نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لانے کی کوشش کی تو سنتری نے اس کے گولی ماردی ۔ تب صورت حال جاپانیوں کےقابو سے باھر ھوگئی اور قیدیوں کی زندگی خطرے میں پڑگئی ۔ میجر وحید کے بیچ بچاؤ کرنے سے حالات معمول پر واپس ھوئے اور قیدیوں کو بہتر برتاؤ کا یقین دلایا گیا ۔ لیکن درحقیقت برتاؤ میں بجز اس کے کوئی اصلاح نہیں ھوئی کہ ھمیں ٹنگہ کیمپ (Tengah Camp) میں منتقل کیا گیا ۔ خراب اور ناکافی غذا اور جھونپڑیوں میں رھنے سہنے کے ناقص انتظام کا جنگی قیدیوں کی صحت پر مضر اثر پڑا ۔ آرام کے بغیر طویل عرصہ تک جبری محنت کی وجہ سے ان کی مصیبتوں میں اور اضافہ ھوگیا ۔ مریض اور بیار بھی انجمن صلیب احمر کی سہولتوں سے محروم تھے ۔

" سنہ ۱۹۴۳ء کے وسط میں ھمیں زندگی اورموت کے درمیان آخری انتخاب کا موقع دیا گیا ۔ اس واقعہ کا اظہار میرےلئے باعث فخرہے کہ فرسٹ بٹالین کا ھرسپاھی دشمن کے ساتھہ جاملنے اور اپنے ملک و مالک کے ساتھہ غداری کرنے کی بجائے عزت کے ساتھہ موت کا سامنا کرنے کےلئے تیار تھا ۔ جب ھم نے اپنے ارادہ کی اطلاع دی تو ھمیں گولہ بارود بھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کےلئے محاذ کی اگلی صف میں بھیجا گیا جہاں ھمیں موت کا خطرہ مسلسل لاحق تھا ۔ جب ھم پرخطر سمندری راستے سے اگلےمورچے کو روانہ ھوئے توھم میں سے چند ھی کو اس سفرسے بچنے کی توقع تھی ۔ مجھے یہ کہتے ھوئے رنج ھورھا ہے کہ ھم میں سے بعض بھوک اور تھکن کی تاب نہ لا کر راستےمیں ھی موت کا شکار ھوگئے ۔ خدا ان کی روحوں کو سکون عطا کرے ۔ وہ ھمیشہ سورماؤں کی طرح زندہ رھیں گے کیونکہ انہوں نے ریاست کے وقار اور افواج سرکارعالی کی روایات کو برقرار رکھا "۔

ضلع کانفرنسوں کے اجلاس

عثمان آباد

عثمان آباد کی ضلع کانفرنس کا دو یومی اجلاس مسٹر عبد الحمید خان صوبہ دار گلبرگہ کی زیر صدارت ٹاون ہال میں منعقد ہوا جسے سلیقے کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ کانفرنس کے سلسلہ میں نمایش مصنوعات ، نمایش مویشیاں ، نمایش اطفال ، فانوسی نمایش اور فوجی اسپورٹس کا انتظام کیا گیا تھا جنہیں نمائشیوں کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا۔ تقریباً تین سو مندوبین نے جو مختلف مفادات کے نمائندہ تھے اور ضلع کے تمام حصوں سے آئے ہوئے تھے کانفرنس میں شرکت کی۔

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر سید علی احمد اول تعلقدار نے ان قابل قدر خدمات کا ذکر کیا جو حیدرآباد نے اتحادی اقوام کے مقصد کی تکمیل کے لئے انجام دیں۔ نیز انہوں نے بتایا کہ محوری دول کو شکست دینے میں حیدرآباد نے نمایاں حصہ لیا۔ تاہم انہوں نے حاضرین کو یاد دلایا کہ جنگ کے اختتام سے ہمارا کام ختم نہیں ہوجاتا بلکہ ہم کو ایسے متعدد مسائل سے نبٹنا اور انہیں حل کرنا ہے جو عالمی جنگ کے لازمی نتیجہ کے طور پر پیدا ہو گئے ہیں۔

مجلس موضوعات کی تشکیل

تعلقدار صاحب نے ضلع کانفرنسوں کی افادیت پر زوردیا اور بتایا کہ ان کا مقصد یہ ہے کہ رعایا کے نمایندوں کا ارباب ضلع کے ساتھ راست اور قریبی ربط قایم کیا جائے تاکہ وہ ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ سکیں اور ایک دوسرے کی مشکلات سے واقف ہوں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے حکومت کے اس تصفیہ کا اعلان کیا کہ ضلع کانفرنس کے لئے ایک بالکلیہ غیر سرکاری مجلس موضوعات تشکیل دی جائے یہ مجلس دو گونہ مقاصد کو پورا کرے گی۔ ایک طرف وہ کانفرنس میں پیش شدنی قراردادوں اور تحریکوں پر غور کرے گی اور دوسری طرف کانفرنس کی منظور کردہ تحریکوں کی یکسوئی کے لئے تدابیر اختیار کرنے کے سلسلہ میں مشورہ دے گی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت رعایا کی مشکلات کو حل کرنے میں مندوبین کا اشتراک عمل حاصل کرنے کی کسقدر خواہش مند ہے۔

خطبۂ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے ممالک محروسہ کی غذائی صورت حال پر بحث کی اور بتایا کہ یہ ملک کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں بہتر ہے۔ حکومت کی غذائی پالیسی کی مختصر طور پر وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ضلع کے باشندوں کی ضروریات کا سب سے پہلے خیال رکھا جائے گا۔ زاید اجناس خوردنی سے ایسے اضلاع کی امداد کی جائے گی جو بد ہنگامی کا شکار ہوئے ہیں۔ ریاست کی داخلی ضروریات کی تکمیل کے بعد جو غلہ بچ رہے گا اسے ممالک محروسہ کے باہر کم پیداوار کے علاقوں کو برآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے اعلی حضرت بندگان عالی کے اس فرمان مبارک کو پڑھا جس میں حضرت اقدس و اعلی نے جنوبی ہند اور دیگر اقطاع عالم میں سخت غذائی قلت کے پیش نظر اپنی رعایا کو اشیائے خوردونوش کے استعمال میں زیادہ سے زیادہ کفایت برتنے کی ضرورت کی طرف متوجہ فرمایا ہے۔

خام راتب بندی

صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ مواضعات میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کی غرض سے غلہ گودام قایم کئے گئے ہیں اور تمام تعلقہ جات کے مستقروں اور بعض دوسرے قصبات میں خام راتب بندی نافذ کی گئی ہے۔

انسداد رشوت ستانی کی مہم

غذا اور رسد کے نظم و نسق میں رشوت ستانی کا قلع قمع

کرنے کے لئے حکومت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ غیر سرکاری ارا کین پر مشتمل انسداد رشوت ستانی کی ایک صوبہ واری کمیٹی قایم کی گئی ہے۔ یہہ کمیٹی متعلقہ صوبہ کا دورہ کر کے یہہ معلوم کرے گی کہ بد عنوانیاں کہاں اور کس شکل میں پائی جاتی ہیں۔ نیز یہ کمیٹی ان کے استیصال کے ذرائع اور طریقے تجویز کرے گی ۔ اس کمیٹی نے اضلاع گلبرگہ و بیدر کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کردی ہے ۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر محکمہ جاتی تحقیقات ہورہی ہے اور خاطیوں کو مناسب سزائیں دی جائیں گی ۔

محکمہ واری ترقی

اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے ضلع کے مختلف محکمہ جات کی سرگرمیوں پر تبصرہ کیا انہوں نے غذائی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے محکمہ رسد کی خدمات کو سراہا اور انہیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی کہ عوام کی اکثریت نے اس محکمہ کی افادیت کو محسوس کر کے اس سے پورا پورا تعاون کیا ۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضلع میں اجناس خوردنی کا زیر کاشت رقبہ ۶۶۱۶۶۷ ایکڑ ہے۔ سنہ ۱۳۵۴ ف کے دوران میں مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت ۴۹۰۵۶۴ من غلہ وصول کیا گیا اور بازار میں ۴۵۷۰ من غلہ خریدا گیا۔ ضلع کے ۶۳۱ مواضعات میں سے ۴۴۵ مواضعات میں غلہ گودام قایم ہوچکے ہیں ۔ مستقر ضلع تعلقہ جات اور قصبات میں ارزان فروشی کی دوکانیں کھولی گئی ہیں جہاں نیلی جوار فی روپیہ دس سیر اور سفید جوار فی روپیہ سات سیر کے حساب سے غریبوں کو فروخت کی جاتی ہے ۔ محصول زاید منافع کی گنجایش سے اس غرض کے لئے اس ضلع کو ۶۰۰۰۰ روپے کی رقم عطا کی گئی ہے اور غریبوں کو پارچہ تقسیم کرنے کے لئے تین لاکھہ روپے مہیا کئے گئے ہیں ۔

"غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم

"غلہ زیادہ اگاؤ" کی مہم کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ محکمہ زراعت نے تعلقہ لاتور میں ۵۳۵ پلہ تخم جوار اور ۲۰۰ پلہ تخم گندم اور تعلقہ ہمنب ۳۰۰ پلہ تخم جوار ۴۰۰ پلہ تخم گندم اور ۴۵ ٹن کھلی بطور تقاوی تقسیم کی ۔ اس کے علاوہ ضلع کے مختلف حصوں میں کاشتکاروں کو اجناس خوردنی اور ترکاریوں کے ترقی یافتہ تخم فراہم کئے گئے ۔

انسداد ناخواندگی

ضلع کی تعلیمی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ سنہ ۱۳۵۴ ف اس ضلع میں تعلیم پر ۱۹۵۸۳۰ روپے صرف ہوئے ۔ ان اعداد میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو مدارس فوقانیہ پر خرچ ہوئی ۔ اس ضلع میں ۲۰۳ مدارس تحتانیہ و وسطانیہ اور ۲ مدارس فوقانیہ قایم ہیں ، ایک مستقر ضلع پر اور دوسرا لاتور میں ۔ بعض تعلقہ جات کے مستقروں پر مزید مدارس وسطانیہ و فوقانیہ کا قیام زیر غور ہے ۔ پست اقوام اور بالغوں کی تعلیم کی طرف مناسب توجہ کی جارہی ہے ۔ پانچ مدارس بالکلیہ پست اقوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے مختص ہیں اور گیارہ مدارس بالغوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کررہے ہیں ۔ محکمہ تعلیمات مدرسہ کے بچوں کو دودھ فراہم کرنے کے لئے ایک اسکیم پر غور کررہا ہے ۔ توقع کیجاتی ہے کہ یہ اسکیم مستقبل قریب میں نافذ کردی جائے گی ۔

طبی سہولتیں

جہاں تک طبی سہولتوں کا تعلق ہے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ اس ضلع میں مستقر ضلع ، تعلقہ جات کے مستقروں اور دوسرے مقامات پر آٹھ انگریزی دواخانے قایم ہیں ۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ محکمہ لوکل فنڈ کے اشتراک عمل اور امداد سے جزامیوں کی ایک نوآبادی کا قیام پیش نظر ہے ۔ اس غرض کے لئے اراضی حاصل کرلی گئی ہے ۔ یہ نوآبادی بعض ضروری انتظامات کی تکمیل کے بعد کھولی جائے گی۔ محکمہ طبابت تنظیم دیہی کے کام میں بھی قابل قدر امداد دے رہا ہے۔ مواضعات میں انسدادی اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے علاوہ فانوسی لکچروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ پروپگنڈہ کیا جارہا ہے اور بتایا جارہا ہے کہ ہیضہ ، چیچک اور نارو جیسے امراض کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے۔

حکومت مقامی

صوبہ دار صاحب نے اس بات کا انکشاف کیا کہ دستوری اصلاحات کے ماتحت اجزائے کے نفاذ کے سلسلہ میں انتخابی فہرستیں مرتب کی جارہی ھیں ۔ فی الحال اس ضلع میں ایک مجلس ضلع ، دو مجالس بلدیہ پانچ مجالس قصبات اور ۱۱ دیہی پنچایتیں قایم ھیں جو خوش اسلوبی سے اپنا کام انجام دے رہی ھیں ۔ مزید دو مجالس قصبات اور ۱۱ پنچایتوں کا قیام زیر غور ہے ۔ مستقر ضلع پر ۶۷۰۰۰ روپے کے صرفہ سے ڈرینیج کا کام جاری ہے ۔ ضلع کے سات قصبات میں سڑکوں کی تعمیر ، ڈرینیج ، آبرسانی اور آرائش سے متعلقہ اسکیموں کی منظوری کا مسئلہ زیر غور ھے ۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر قصبہ پر ایک لاکھ روپے صرف ہوں گے ۔ مستقر ضلع پر ایسی ھی اسکیمیں شروع کرنے کی غرض سے دو لاکھ روپے کی منظوری کے لئے تحریک ھوچکی ھے ۔

اختتامی تقریر

اپنا خطبہ ختم کرتے ھوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ محکمہ واری سرگرمیوں کی رپورٹ سے یہ ظاھر ھوتا ھے کہ تمام قومی تعمیری سررشتے خاص طور پر محکمہ جات تعمیرات ، حکومت مقامی، تعلیمات اور طبابت و صحت عامہ ، حتی الوسع اپنے متعلقہ پروگرام کو جاری رکھکر ضلع کے باشندوں کی قابل قدر خدمت کر رہے ھیں ۔

اس کے بعد صوبہ دار صاحب نے مندوبین کو بتایا کہ پچھلے سال کی کانفرنس میں منظور کردہ تحریکوں پر متعلقہ محکموں نے کیا کارروائی کی ھے ۔

اس سے پہلے کانفرنس کے شرکاء نے استادہ ھوکر ایک قرار داد منظور کی جس میں اعلی حضرت بندگان عالی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس مندوبین کی طرف سے پیش کردہ مختلف تحریکوں اور تجویزوں پر غور و خوض کے لئے مختص رہا ۔ یہ تحریکات متعدد موضوعات پر حاوی تھیں جن کا تعلق دیہی آبادی کے مختلف مسائل سے تھا ۔ اس اجلاس میں لازمی ابتدائی تعلیم کے نفاذ اور امداد باھمی کے مزرعہ جات کے قیام سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے ۔ اجلاس ختم ھونے سے پہلے فوجی بھرتی ، زراعت کے ترقی یافتہ طریقوں اور تنظیم ما بعد جنگ پر تقاریر ھوئیں ۔

نیا طریقہ

اس سال کی کارروائیوں میں ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا ۔ اب تک یہ ھوتا تھا کہ کانفرنس کا صدر مندوبین کے سوالات کا شخصی طور پر جواب دیتا تھا یا ان کی پیش کردہ تحریکوں میں جو مطالبے کئے جاتے تھے ان کے متعلق حکومت کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتا تھا ۔ لیکن اس سال متعلقہ محکمہ جات کے مقامی نمائندوں کو اس بات کا موقع دیا گیا کہ وہ مندوبین کے سوالات یا تحریکوں کے متعلق اپنے محکمہ کا نقطہ نظر پیش کریں ۔

شام میں فوجی اسپورٹس منعقد ھوئے اور اس کے بعد مندوبین کو عصرانہ پر مدعو کیا گیا ۔

میدک

میدک کی پانچویں ضلع کانفرنس مسٹر امیر علی خان صوبہ دار میدک کی زیر صدارت سنگاریڈی میں منعقد ھوئی ۔ اس تقریب کے سلسلہ میں ضلع کے مختلف حصوں سے مندوبین اور مہمانوں کی ایک بڑی تعداد وھاں جمع ھو گئی تھی ۔

رپورٹ کارگزاری

نواب کاظم یار جنگ بہادر اول تعلقدار نے مندوبین کا خیر مقدم کیا اور ضلع کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھی ۔ انہوں نے فرمایا کہ سرکاری اور غیر سرکاری اراکین پر مشتمل ایک مجلس موضوعات قایم کی گئی ہے جو ضلع کانفرنس کی تحریکوں کو جلد روبہ عمل لانے کی کوشش کریگی ۔ اس کو ماھواری اجلاس منعقد کرنے کی بھی اجازت دی گئی ھے تاکہ وہ کانفرنس کے کام کی نگرانی کرے اور اسے تیزی کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہونچائے ۔ غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ھوئے انہوں نے فرمایا کہ یہ ضلع لیوی

کی وصولی اور غلہ کی خریدی کے معاملہ میں تمام دوسرے اضلاع سے پیش پیش ہے اور یہاں مقررہ مقدار سے زیادہ غلہ حاصل کرلیا گیا ہے ۔اس کے بعد انہوں نے فتح نہر محبوب نہر، پوچا رام پراجکٹ اور راین پلی پراجکٹ کے تحت آبپاشی کی مختلف اسکیموں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ حکومت نے ایک مجلس آبپاشی تشکیل دی ہے جو محکمہ جات مال ، تعمیرات و زراعت کے عہدہ داروں پر مشتمل ہے تا کہ وسیع رقبوں کو تری کاشت کے تحت لایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ راین پلی پراجکٹ کے تحت حکومت انفرادی کاشت کے طریقے کی بجائے اجتماعی کاشت کے طریقے کورائج کرنے کے متعلق غور کررہی ہے ۔ اس مقصد کے لئے ایک انجمن قایم کی جائے گی جسے اس اسکیم کا سارا کام تفویض کیا جائے گا ۔ اجتماعی کاشت سے جو آمدنی ہوگی وہ اس انجمن کی ملک ہوگی اور تمام کاشتکاروں میں مساوی طور پر تقسیم کی جائے گی ۔ اس سلسلہ میں جنگلات کے محصورہ رقبہ سے ۱۰۰ ایکر اراضی اجتماعی تری کاشت کے لئے مختص کی جائے گی اور اس علاقہ میں ایک مثالی موضع بسایا جائے گا ۔ محکمہ حکومت مقامی نے اس مثالی موضع کی تعمیر و تشکیل کے لئے ایک نقشہ کھینچا ہے اور یہ کام مستقبل قریب میں شروع ہو جائے گا ۔

''زیادہ غلہ اگاؤ'' کی مہم

'' زیادہ غلہ اگاؤ ''کی مہم کے متعلق تعلقدار صاحب نے کہا کہ پرمپوک کاٹران اور دوسرے ممنوعہ رقبوں میں اجناس خوردنی کی کاشت کرنے کی اجازت دی گئی ہے ۔ تمام تعلقوں میں انجمن ہائے ترقیات قایم کی گئی ہیں اور کمرشیل کارپوریشن کے گودام ان کے حوالے کئے گئے ہیں ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چاول کے سوا دوسرے اجناس مقامی ضروریات کی تکمیل کے لئے صرف کی جائیں اور اس کے بعد زائد غلہ کم پیدا وار کے علاقوں کو بھیجا جائے ۔

مساعی جنگ

تعلقدار صاحب نے ضلع کی جنگی جدوجہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس ضلع نے مختلف جنگی مدات میں ۱٫۷۸۰۰۰ روپے کی رقم بطور عطایا دی اور فوج کے لئے ۲۴۷ رنگروٹ فراہم کئے گئے ۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

اس کے بعد تعلقدار صاحب نے تعلیمات ، طبابت ، زراعت ، امداد باہمی ، تنظیم دیہی اور علاج حیوانات جیسے قومی تعمیری محکموں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ۔ پست اقوام کے طلبا کو تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے سنگاریڈی ، سدی پیٹھ ، میدک ، ابراہیم پٹن ، مادھارم اور پٹن چیرو میں ایک ایک مدرسہ اس طرح جملہ چھ مدارس قایم کئے گئے ہیں ۔ ان اداروں میں ۲۴۱ لڑکے زیر تعلیم ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع کے ۴۶ مدارس میں تعلیمی سرگرمیوں کو ترقی دینے کی غرض سے مشاورتی مجالس اساتذہ قایم کی گئی ہیں ۔ اس کے بعد تعلقدار صاحب نے حکومت کی ان مساعی کی تفصیلات بتائیں جو ضلع کے دستی پارچہ بافوں کو ریشم اور سوت بہم پہونچانے کے لئے کی گئی ہیں تا کہ یہ صنعتیں فنا نہ ہونے پائیں ۔ تعلقدار صاحب نے ضلع میں کپڑے کی منصفانہ تقسیم سے متعلق انتظامات کی بھی وضاحت فرمائی ۔ انہوں نے ان تدابیر کا ذکر کیا جو محکمہ طبابت و صحت عامہ عوام کی صحت کو ترقی دینے اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے اختیار کررہا ہے ۔ محکمہ علاج حیوانات مویشیوں کی نسل کی اصلاح کی طرف متوجہ ہے ۔ محکمہ زراعت کے قائم کردہ نمائشی مزرعہ جات مفید کام انجام دے رہے ہیں ۔ سنگاریڈی کے مزرعہ میں مونگ پھلی تمباکو اور آبی اور تابی دھان کی ترقی یافتہ اقسام کی کاشت پر تجربات کئے جارہے ہیں ۔

خطبہ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار نے صاحب فرمایا کہ شاہ ذیجاہ کی مدبرانہ رھنمائی میں ریاست نے زبر دست ترقی کی ہے ۔ انہوں نے حکم مشترکہ اداۂی حصہ پیدا وار کے تحت غلہ کی وصولی اور بازار میں غلہ کی خریدی کے سلسلہ میں ضلع کی کارگزاری پر تعلقدار صاحب کو مبارک باد دی اور فرمایا کہ میدک اپنے کارنامہ پر فخر کرسکتا ہے ۔ انہوں نے اس بات پر اظہار پسندیدگی کیا کہ نہایت انتہائی

اور مشکل حالات پر قابو پانے میں غیر سرکاری جماعتوں نے پورا تعاون کیا ۔ صوبہ دار صاحب نے ہندوستان کی غذائی صورت حال کے متعلق فرمان ہمایونی کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمارے شاہ ذیجاہ کے نقش قدم پر چلنا ہمارا مقدس فریضہ ہے ۔

پانچ سالہ منصوبہ

حکومت مقامی کے اداروں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ دس ہزار یا اس سے زائد آبادی والے تمام شہروں میں آبرسانی ، مانع گرد سڑکوں ، سبزہ زاروں اور بچوں کی بازی گاہوں جیسی سہولتیں مہیا کرکے انہیں جدید شہروں میں تبدیل کرنے کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبہ منظور کیا گیا ہے ۔ اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے اجتماعی کاشت کے بے مثل تجربہ کا ذکر کیا جو بہت جلد شروع کیا جانے والا ہے ۔ اجتماعی طریقہ کاشت کے نفاذ سے کوئی کسان بے کار نہیں رہے گا اور کسانوں کی ایک منظم جماعت کی مشترکہ کوششوں سے دیہی آبادی کے معیا زندگی کو اونچا کرنے میں مدد ملے گی ۔

مساعی جنگ

صوبہ دار صاحب نے عظیم الشان مساعی جنگ کے لئے باشندگان ضلع کو مبارک باد دی او فرمایا کہ جنگ کے زمانہ میں مالی اور مادی امداد کی ضروت تھی ۔ لیکن اب جب کہ فتح حاصل ہوچکی ہے ہم قلت اغذیہ ، قحط اور امراض متعدی جیسے مسائل سے دو چار ہیں ۔ ان تمام لعنتوں کو دور کرنے کے لئے ہمیں اپنی جدوجہد میں دو گنا اضافہ کردینا چاہئے ورنہ ان کے مستقل طور نقصان رساں ثابت ہونے کا اندیشہ ہے ۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی وہ اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور ایک دوسرے سے قریبی اشتراک عمل کرکے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھائیں ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے اجلاس میں مندوبین کی طرف سے پیش کردہ تحریکوں پر غور کیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے ۔ نئے مدارس کے قیام ، پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے باؤلیوں کی کھدائی ، سڑکوں ، تالابوں اور بندوں کی مرمت و درستگی ، گوداموں کی تعمیر ، غلہ گوداموں کے قیام ، لیوی کی ، معافی طبی امداد کے بہتر انتظام ، انسداد ملیریا کی مہم اور بہبودی اطفال و زچہ گان سے متعلق سہولتوں کی فراہمی پر تجاویز پیش کی گئیں ۔

زیر بحث موضوعات کے تنوع سے اس واقعہ کا ثبوت ملتا ہے کہ عوام حکومت کی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں اور ان کوششوں کی قدر کرنے لگے ہیں جو ان کی عام حالت کو سدھارنے کے لئے کی جارہی ہیں ۔

خاتمہ

اپنی اختتامی تقریر کے دوران میں صوبہ دار صاحب نے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اراکین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شاہ ذیجاہ کے احکام کی تعمیل میں پورا تعاون کیا ۔ تعلیمی امور کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ تعلیم تمام انسانی ترقی کا سر چشمہ ہے ۔ عوام کے مطالبوں کو پورا کرنے کی غرض سے حکومت . . . ٥ یا اس سے زاید آبادی والے تمام مواضعات میں مدارس کھولنے کی تجاویز پر غور کررہی ہے ۔ اس کے علاوہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ امدادی مدارس کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔ انہوں نے ریاست کے عدالتی نظم و نسق کی کارگردگی کو سراہا اور فرمایا کہ ہماری عدالتیں معدلت گستری کے معاملہ میں ایک اعلی معیار پر پہونچ گئی ہیں ۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ حیدرآباد میں عدلیہ کو عاملہ سے علحدہ کردیا گیا ہے جس کی مثال ہندوستان میں کہیں نہیں ملتی ۔

شاہ ذیجاہ اور خانوادہ آصفی کے ساتھ اظہار عقیدت و وفاداری کے بعد کانفرنس ختم ہوئی ۔

صوبہ دار صاحب نے نمائش مصنوعات اطفال اور نمائش مویشیان کا معائنہ کیا اور پولیس کے اسپورٹس ملاحظہ فرمائے جو کانفرنس کی دلچسپیوں میں اضافہ کرنے کے لئے منعقد کئے گئے تھے ۔ موصوف نے اشیاء نمائش پر پسندیدگی کا اظہار کیا اور بافندوں اور صناعوں کی مشکلات

دریافت فرمائیں ۔

باغات

باغات کی پہلی ضلع کانفرنس کے لئے موضع ابراہیم پٹن کا انتخاب کیا گیا تھا جو دار السلطنت سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ صوبہ دار صاحب میدک کی ناگزیر عدم موجودگی میں مسٹر مصطفی علی خان اول تعلقدار نے صدارت کی ۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک شامیانہ لگایا گیا تھا ۔ ۳۰۰ مندوبین کے علاوہ قریب کے مواضعات سے ہزاروں آدمیوں نے کانفرنس میں شرکت کی ۔ کارروائی کا آغاز ایک قرار داد کی منظوری سے ہوا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادہ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا گیا تھا ۔

خطبۂ صدارت

کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر مصطفی علی خان نے ضلع کانفرنسوں کی اہمیت پر زور دیا جو مقامی شکایات کو دور کرنے اور عوام کو مقامی عہدہ داروں سے قریب تر لانے کا ایک موثر ذریعہ ہیں ۔ اگرچہ ضلع کانفرنسیں چار سال پہلے شروع کی گئی تھیں لیکن ضلع باغات کی یہ پہلی کانفرنس تھی ۔ چونکہ یہ ضلع بہت چھوٹا ہے اور صرف ایک ہی تعلقہ پر مشتمل ہے اس لئے علحدہ کانفرنس کا انعقاد مناسب نہیں سمجھا گیا تھا ۔ لیکن ضلع کے باشندوں کے مسلسل مطالبوں اور مقامی معاملات سے ان کی گہری دلچسپی کی بناء پر حکومت نے ضلع باغات کے لئے ایک علیحدہ کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت محسوس کی ۔

ریاست کے زرعی حالات کا ذکر کرتے ہوئے تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ جنگ نے جہاں دنیا میں تباہی و بربادی پھیلائی وہیں اون غریب کاشتکاروں کی مصیبتوں کو کم کرنے کا باعث بھی ہوئی جو جنگ سے پہلے قرضہ کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے ۔ جنگ کے زمانے میں اور اس کے اختتام کے بعد بھی زرعی اشیاء کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ سے اوس دیہی آبادی کی معاشی حالت کافی حد تک سدھر گئی ہے جس کی گزر بسر کا ذریعہ زراعت ہے ۔ تعلقدار صاحب نے ان مختلف قوانین کا بھی ذکر کیا جو حکومت سرکار عالی نے کاشتکار کی حالت کی اصلاح کے لئے مدون کئے ہیں ۔

غذائی صورت حال

موجودہ غذائی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہم برطانوی ہند کے متصلہ رقبوں میں رہنے والے ان بدنصیب بھائیوں کی امداد کے لیے ایثار سے کام لیں جو قحط کے امکانات سے دوچار ہیں ۔ انہوں نے علحدہ پسندی کے اس رجحان کی مذمت کی جو بعض حلقوں میں پایا جاتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حلقے مجموعی طور پر سارے ملک کی غذائی صورت حال کی نزاکت کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں ۔ تعلقدار صاحب نے عوام سے اپیل کی وہ حکومت کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں اور قحط سے متاثرہ ہمسایہ رقبوں کی امداد کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں ۔ اس طرح حکم مسٹر کہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت غلہ ادا کرکے اور اپنی زائد پیداوار کو فروخت کرکے وہ مدد دے سکتے ہیں ۔

برمحل تدابیر

اجناس خوردنی کی وصولی اور عوام میں ان کی منصفانہ تقسیم سے متعلق تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ ہماری حکومت نے ان تمام مصیبتوں سے بچاؤ کے لئے پس بینی سے کام لیا جن سے اب ہندوستان دو چار ہے ۔ اس نے موجودہ صورت حال سے نپٹنے کے لئے بروقت تدابیر اختیار کی ہیں ۔ رعایا کی تکلیفوں کو کم کرنے کے لئے حکومت سرکار عالی کی اختیار کردہ تدابیر میں حیدرآباد کمرشل کارپوریشن کا قیام ، قیمتوں کی نگرانی کے احکام کا نفاذ اور امداد باہمی کی سرگرمیوں کی توسیع شامل ہے ۔

انہوں نے کاشتکاروں سے پر زور اپیل کی کہ وہ زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ ”زیادہ غلہ اگاؤ“ کی مہم کو آگے بڑھائیں کیونکہ اس بات کی کچھ زیادہ امید نہیں ہے کہ اس ریاست کو اس غلہ کی پوری مقدار مل سکے گی

جس کی در آمد کا وعدہ کیا گیا تھا ۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے افتادہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کافی مواقع بہم پہونچائے ہیں ۔ انہوں نے مسرت کے ساتھ اعلان کیا کہ " زیادہ غلہ اگاؤ ،، کی مہم کے تحت پیدا وار میں ۲۰ فی صد اضافہ ہوا ہے ۔

ترکاریوں کی کاشت اور دودھ گھروں کا قیام

چونکہ یہ ضلع دار السلطنت کے مضافات میں واقع ہے اس لئے ترکاریوں کی کاشت کے لئے اسے اچھا موقع حاصل ہے۔ حکومت نے ایک اسکیم منظور کی ہے جس کے تحت آبادی کے کثیف پا نی کو صاف کرکے ایک وسیع رقبہ کو زیر کاشت لایا گیا ہے اس ضلع میں جو ترکاریاں اگائی جائیں گی وہ حیدرآباد و سکندرآباد کے شہروں میں آسانی سے اور نفع بخش طور پر فروخت کی جاسکتی ہیں۔

اس کے علاوہ بلدہ حیدرآباد سے قریب ہونے کے باعث اس ضلع کے بعض حصے ڈائری فارمنگ کے لئے نہایت موزوں ہیں ۔ حکومت نے اس غرض سے خصوصی مراعات کے ساتھ زمینات عطا کی ہیں ۔ مگر افسوس ہے کہ عوام نے اس میں کچھ زیادہ دلچسپی نہیں لی ۔ انہوں نے دودھ کی غذائی اہمیت پر زوردیا اور اس کے تجارتی امکانات کا بھی تذکرہ کیا۔انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر اس صنعت کی طرف توجہ کی جائے تواس سے نہ صرف بلدہ کی ضروریات پوری ہوں گی بلکہ شہر کے باشندوں کی مالی حالت بھی بہتر ہو جائے گی ۔

مکانات کا مسئلہ

تعلقدار صاحب نے ایک خاص مسئلہ کا ذکر کیا جو اس ضلع کے لئے مخصوص ہے۔ بلدہ حیدرآباد سے قربت کے باعث اس ضلع میں مکانوں کی کافی مانگ ہے ۔ ایک طرف اشیائے تعمیر کی گرانی نئے مکانات کی تعمیر میں رکاوٹ کا باعث ہے تو دوسری طرف باہر سے بلدہ میں عوام کی ایک بڑی تعداد کی منتقلی نے مکانات کے مسئلہ کو نازک تر بنادیا ہے اس صورت حال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مالکان امکنہ زیادہ کرایہ مانگ رہے ہیں اور اس طرح کرایہ داروں کو بڑی تکالیف برداشت کرنی پڑرہی ہیں ۔ اس مسئلہ نے اس قدر شدید صورت اختیار کرلی ہے کہ مالکان امکنہ کے اس غیر معاشرتی رجحان کو روکنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنی پڑیں ۔ حکم نگرانی کرایہ امکنہ نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت مالکانہ امکنہ کو اپنی مرضی سے کرایوں میں اضافہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے ۔

رفاہی کام

تعلقدار صاحب نے فرمایا کہ حکومت نے ضلع میں رفاہی کاموں کے لئے پانچ ہزار روپے کی جو منظوری دی تھی وہ ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے اس رقم میں اضافہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ نئی چاوڑیوں کی تعمیر، قدیم کی نگہداشت اور سڑکوں کی مرمت وغیرہ کا کام شروع کیا جاسکے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ذی استطاعت طبقہ سے اپیل کی کہ وہ دیہات کی عام خوش حالی کو ترقی دینے کے لئے مالی امداد دے ۔

تعلیمی سرگرمیاں

اس ضلع میں ۲۰ تحتانی مدارس قایم ہیں جن میں تقریباً ۱۲۰۰ طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ طلباء کی اس قلیل تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیہی رقبوں میں تعلیم کی اہمیت کو پوری طرح محسوس نہیں کیا گیا ہے ۔ اس لئے تعلقدار صاحب نے ضلع کے تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کی وہ دیہی آبادی کو تعلیم کے فوائد سے آگاہ کریں اور بتائیں کہ ملک کی عام فلاح و بہبود کے لئے تعلیم نہایت ضروری ہے ۔ انہوں نے پبلک کی طرف سے خانگی مدارس کے قیام پر زور دیا اور کہا کہ محکمہ تعلیمات کی طرف سے بالغوں کی تعلیم کے لئے مدارس شبینہ قایم ہیں ۔ طلباء اور اساتذہ دونوں کے استعمال کے لئے ایک گشتی کتب خانہ موجود ہے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نادار طلباء کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کرنے کی غرض سے محکمہ لوکلفنڈ نے ایک ہزار روپے کی رقم دی ہے۔ تعلقدار صاحب نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی ان اسکیموں کو روبہ عمل لانے میں تعاون عمل کریں جن کا مقصد رعایا کو امداد دینا ہے ۔ اپنی تقریر کے آخر میں تعلقدار صاحب نے شاہ ذیجاہ کی درازی عمر واقبال کے لئے دعا

کی جن کے الطاف کریمانہ سے بلالحاظ مذہب و ملت سب کو یکساں فیض پہونچتا ہے اور جن کے مبارک اورمسعود عہد حکومت میں باشندگان حیدرآباد آزاد اور پر امن زندگی بسر کررہے ہیں۔

تحریکات

کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں متعدد سوالات اور تحریکات پر بحث کی گئی - چاوڑیوں اور سڑکوں کی تعمیر ، وسائل آبپاشی کی مرمت ، باؤلیوں سے سیراب ہونےوالی زمینات کےلئے خشکی کے زرلگان کا تعین ، ابراھیم پٹن میں مدرسہ وسطانیہ کے قیام ، تحتانی مدارس میں انگریزی کی تعلیم اور ٹریکٹروں کی فراھمی سے متعلق تحریکات پیش کی گئیں - ایک قرار داد میں محصول آمدنی کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا تھا - حمایت ساگر کے تحت ترکاریوں کی کاشت سے متعلق سہولتوں کی توسیع اور دودھ گھروں اور مرغی خانوں کے قیام سے متعلق تجاویز بھی پیش ہوئیں - تعلقدار صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ ان مسائل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائیں گے جو کانفرنس میں زیر بحث آئے -

کانفرنس کے سلسلہ میں مقامی فنون اور دستکاری کی ایک نمائش ترتیب دی گئی تھی جسے تماشائیوں کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا - مقامی مدارس کی طرف سے مشترکہ طور پر جو اسٹال قایم کیا گیا تھا وہ اول تعلقدار صاحب کو بہت پسند آیا اور انہوں نے تعلیمی سامان کی خریدی کے لئے ۱۰۰ روپے کے عطیہ کا اعلان کیا - اسپورٹ اور جسمانی کرتب کا بھی انتظام کیا گیا تھا - غریبوں کو غلہ اورکپڑا تقسیم کیا گیا -

ورنگل

ورنگل کی ضلع کانفرنس کادو یومی اجلاس مسٹر حبیب محمد صوبہ دار ورنگل کی زیر صدارت منعقد ھوا - غذائی مسائل خاص طور پر مرکز بحث بنے رہے - ضلع کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے اور مختلف مفادات اور مکاتب خیال کی نمائندگی کرنے والے مندوبین کی ایک بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی -

خطبہ استقبالیہ

مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر حبیب الدین اول تعلقدار نے بتایا کہ کانفرنس کی ایک مجلس موضوعات قائم کی گئی ہے جس میں سات غیر سرکاری اراکین شامل ہیں - اس کا مقصد یہ ہے کہ کانفرنس میں جن مختلف تجاویز پر غور کیا جائے ان کو روبہ عمل لانے کے کام کی نگرانی کی جائے - دوران سال میں مجلس موضوعات کے اجلاس پانچ مرتبہ منعقد ہوئے - لیکن صرف دو مرتبہ نصاب کی تکمیل ہوئی - انہوں نے مجلس کے غیر سرکاری اراکین سے اپیل کی کہ وہ پورا پورا اشتراک عمل کریں اور اس کے معاملات میں عملی دلچسپی لیں ورنہ اس مجلس کامقصد پورا نہ ہوسکے گا - یہ امر موجب طمانیت ہے کہ اضلاع رائچور و بیڑ کے بعض حصوں کو چھوڑ کر ممالک محروسہ سرکارعالی قحط یا قلت کے حالات سے محفوظ ہے - یہ صورت حال باشندگان حیدرآباد پر اور بھی زیادہ یہ فرض عاید کرتی ہے کہ وہ بیرون ریاست قحط زدہ علاقوں میں رہنے والے بھائیوں کی ممکنہ مدد کریں - انہوں نے غذائی صورت حال کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے میں عوام سے اشتراک عمل کےلئے اپیل کی -

اصلاحات

تعلقدار صاحب نے مختصر طور پر ان اصلاحات کاذکر کیا جو اس ضلع میں سنہ ۱۳۵۴ف میں عمل میں آئیں - لکھنا ورم پروجکٹ کے تحت تعلقہ جات ملگ وپاکھال میں زرلگان کی نظر ثانی کا کام شروع ہوچکا ہے - غریب قولداروں کی اعانت کےلئے قانون آسامیان شکمی منظور کیا گیا ہے - زرعی آبادی کو مدد دینے کی غرض سے مواضعات کےلئے انجمن ھائے فروخت اور متعدد تعلقہ واری انجمنیں قایم کی گئی ہیں - انہوں نے امید ظاھر کی کہ اگر امداد باھمی کی تحریک کو صحیح طریقہ پر چلایا جائے تو یہ ریاست معاشی میدان میں نمایاں ترقی کرے گی - گودام ٹرسٹ کمیٹی کی طرف سے ورنگل ، محبوب آباد ، کھمم و مدرا پر گوداموں کی تعمیر ہورھی ہے - انہوں نے ورنگل

میں سمنٹ کی سڑکوں مزدوروں کے لئے مکانات اور غلہ کی مارکٹ کی تعمیر کا خاص طور پر ذکر کیا اور فرمایا کہ صاحبزادی نفیس النسا بیگم کے دست مبارک سے هنمکنڈہ میں ایک مرکز بہبودی اطفال کا افتتاح عمل میں آیا ہے۔ مٹھواڑہ میں ایک زچہ خانہ کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی جاچکی ہے۔ گندہ محلوں کی صفائی اور سڑکوں کی توسیع کے لئے اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں اور اشیاء تعمیر کے دستیاب ہوتے ہی انہیں روبہ عمل لایا جائے گا۔

اپنی تقریر کے آخر میں تعلقدار صاحب نے اعلیٰحضرت بندگان عالی اور خانوادہ شاہی کے اراکین کی درازی عمرو اقبال کے لئے دعا کی۔

خطبۂ صدارت

اپنے خطبہ صدارت میں صوبہ دار صاحب نے غذائی بحران کا ذکر کیا اور اس سلسلہ میں اعلی حضرت خلداللہ ملکہ کے اوس فرمان مبارک کو یاد دلایا جس میں حضرت اقدس واعلی نے اپنی رعایا کو اشیائے خور ونوش کے استعمال میں انتہائی کفایت برتنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شاہ ذیجاہ کے احکام کی بسر وچشم تعمیل ہمارا اولیں فرض ہے۔

قومی تعمیری سرگرمیاں

سال زیر تبصرہ میں اس ضلع کی قومی تعمیری سرگرمیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے صوبہ دار صاحب نے فرمایا کہ ویرا پراجکٹ اور پالیر پراجکٹ کے تحت زراعت کو ترقی دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ زرعی سرگرمیوں کی توسیع اور ملیریا کے انسداد کے لئے ایک مجلس ترقیات کا قیام زیر غور ہے۔ ۲۶ ٹوٹے ہوئے تلابوں میں سے آٹھ کی مرمت کی گئی اور محکمہ آبپاشی کو مابقی تالابوں کی مرمت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ۱۰۱۴۲۲۳ روپے کی حد تک زرلگان کی معافی منظور کی گئی۔ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کے تحت تقریباً دو ہزار ایکر سے زاید زمین زیر کاشت لائی گئی۔ مجلس بلدیہ نے سڑکوں کی روشنی کی توسیع، سبزہ زاروں کے قیام، آبرسانی کے انتظام، سڑکوں اور مکانوں کی تعمیر کے ذریعہ باشندگان ورنگل کو جدید شہری سہولتیں مہیا کی ہیں۔

رسد

حکم مشترکہ ادائی حصہ پیداوار کے تحت غلہ کی وصولی کے نتائج توقع سے زیادہ اچھے رہے۔ چنانچہ ۳۲۸۵۵۴ من دھان وصول شدنی تھا۔ لیکن تقریباً ۳۴۶۶۰۹ من دھان وصول کیا گیا حالانکہ تعلقہ جات کھمم ومحبوب آباد میں فصل آبی خراب ہوگئی تھی۔ خریف کی جوار کا مطالبہ ۵۴۰۳۵ من تھا۔ مگر ۸۷۸۲۸ من جوار وصول ہوئی۔ اجناس خوردنی کی خریدی کے لئے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے لوکل یونٹ قایم کئے ہیں۔ موزوں گوداموں کی کمی ایک بڑی رکاوٹ تھی اس لئے ان کی تعمیر شروع کی جاچکی ہے۔ اندازہ ہے کہ تقریباً ۵۰ ہزار پلہ دھان خریدا گیا۔ تاہم یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ مقررہ مقدار سے ۳۰ ہزار پلہ زاید خریدی عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں یہ ضلع اپنی کارگزاری پر واجبی فخر کرسکتا ہے۔ ملک کی نازک غذائی صورت حال کے پیش نظر دھان اور چاول کے علاوہ جوار باجرہ اور دوسرے اجناس خریدنے کی کوشش کی گئی۔

راتب بندی

سنہ ۱۳۵۳ف میں شہر ورنگل میں راتب بندی نافذ کی گئی۔ غلہ کی ۵۰ اور مٹی کے تیل کی ۴۷ راتب بندی کی دوکانیں ہیں۔ اول الذکر فی ہفتہ تقریباً ۱۲۳۵ تھیلے چاول ۳۰۲۶ تھیلے جوار، ۱۹۵ تھیلے گیہوں، ½۴ تھیلے باجرہ اور ۱۴۳ تھیلے شکر تقسیم کررہی ہیں۔ سال زیر تبصرہ میں ۲۲۸ مقدمات احکام راتب بندی کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں رجسٹر کئے گئے۔

مارکٹنگ

ورنگل اور کھمم میں باضابطہ مارکٹ قائم ہیں۔ ان مارکٹوں میں متعلقہ محکمہ کے عملہ کی نگرانی میں زرعی پیداوار نیلام کی جاتی ہے تاکہ کاشتکار کو زیادہ سے زیادہ منافع مل سکے۔ ورنگل کے مارکٹ میں ہر سال تقریباً دو کروڑ روپے کی مالیت کی روئی اور دوسری زرعی پیداوار فروخت کی جاتی ہے۔

مجالس مصالحت قرضه

کاشت کاروں کو قرضے کے بار سے نجات دلانے کی غرض سے ورنگل اور کھمم میں مجالس مصالحت قرضه قایم کی گئی هیں - تصفیه کے لئے ۷۰ درخواستیں وصول هوئیں قرضه کی جمله رقم ۸-۹-۱۰۶۰۸۹ روپے تھی-دوران سال میں ۶۴ مقدمات کا تصفیه کیا گیا جن کے قرضه کی رقم ۱۰۲۰۳۷ روپے تھی - ۴۰۰۱ روپے کی مالیت کے ۶ مقدمات تصفیه طلب تھے -

تعلیمی سهولتیں

سنه ۱۳۵۴ف میں ۳۰ تحتانی مدارس اور پست اقوام کے لڑکوں کے لئے تین مدارس کھولے گئے - اس طرح سرکاری مدارس کی تعداد ۵۲۳ هوگئی - اس ضلع میں ۶۳ خانگی مدارس قایم هیں -

طبی امداد

طبی امداد کا ذکر کرتے هوئے صوبه دار صاحب نے فرمایا که مستقر ضلع کے هسپتال میں تقریباً ۱۰۰ مریضوں کی رهائش کا انتظام هے - اس دوا خانه میں ۱۹۹۹۱۴ غیر مقیم اور ۲۶۲۳ مقیم مریضوں کا علاج کیا گیا - مرض کویا کے انسداد کے لئے دو یونٹ تعلقه جات پالونچه اور ملگ میں کام کررهے هیں - متعدد مواضعات میں ملیریا کی انسدادی تدابیر اختیار کی جارهی هیں -

قرار داد عقیدت

پهلے دن کا اجلاس ایک قرار داد عقیدت کی منظوری کے بعد ختم هوا جس میں اعلی حضرت بندگان عالی اور خانوادۂ آصفی کے ساتھ وفاداری کا اظهار کیا گیا تھا - یه تحریک مسٹر عبد العلیم نے پیش کی اور مسٹر راجیشور راؤ اور ڈاکٹر جاشوا نے تائید کی - ڈاکٹر جاشوا نے تلنگی میں تقریر کرتے هوئے ضلع کے ۸۰ هزار عیسائیوں کی طرف سے تخت و تاج شاهانه کے ساتھ جذبات وفاداری کا اظهار کیا - انهوں نے مبارک دور عثمانی کی برکات کا احسانمندانه اعتراف کیا اور حکومت سرکارعالی کی غیر جانبداری اور مذهبی رواداری کو خراج تحسین ادا کیا -

نمائش مصنوعات وترقیات

شام میں صوبه دار صاحب نے ایک نمائش کا افتتاح فرمایا جو کانفرنس کے سلسله میں ترتیب دی گئی تھی مختلف محکموں اور مقامی مصنوعات کے اسٹال مرکز توجه بنے رهے -

دوسرے دن کا اجلاس

دوسرے دن کا اجلاس بالکلیه سوالات اور تحریکات کے لئے مختص رها - مندوبین نے تقریباً ۱۰۰ تحریکیں پیش کیں جن میں کتب خانه کے قیام، ٹاؤن هال کی تعمیر ، شهر میں بس سرویس کے آغاز ، صنعتی رقبه میں کارخانوں کی منتقلی ، طبی امداد کی فراهمی اور زچه خانوں کے قیام کا مطالبه کیا گیا هے - کانفرنس کے معتمد نے متعلقه محکموں کی طرف سے وصول شده جوابات پڑھکر سنائے -

اختتامی تقریر

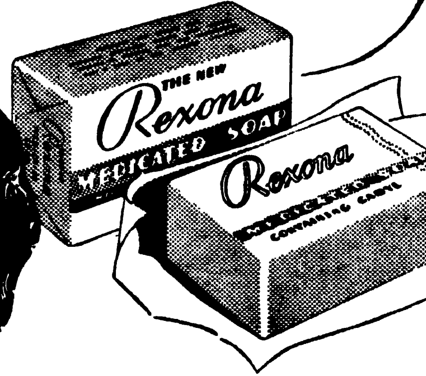
جلسه کی کارروائی کو ختم کرتے هوئے صوبه دار صاحب نے مندوبین کا شکریه ادا کیا که انهوں نے دلی تعاون عمل اور عملی دلچسپی سے کانفرنس کو کامیاب بنایا - انهوں نے غذائی صورت حال کا دو باره ذکر کیا اور عوام کو آنے والے کٹھن دنوں سے متنبه فرمایا - انهوں نے کها که حکومت ذخیره اندوزی ، منافع بازی اور چور بازار کے غیرمعاشرتی رجحانات کو روکنے کا تهیه کرچکی هے - انهوں نے سرکاری ملازمین کو مشوره دیا که وه شاه ذیجاه اور ان کی رعایا کی خدمت اپنی پوری صلاحیت کار اور ایمانداری کے ساتھ کریں - انهوں نے مندوبین کو یقین دلایا که حکومت کی سرگرمیوں پر تعمیری اعتراضات کا همیشه خیر مقدم کیا جائے گا -

صوبه دار صاحب نے اپنی تقریر ختم کرنے سے پهلے حیدرآباد میں راعی اور رعایا کے درمیان مفادات کی روایتی یک جهتی پر زور دیا -

رکسونا

جلد کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے
جلد کو خوبصورتی بخشتا ہے





درحقیقت یہ بات درست ہے چونکہ رکسونا نہایت پھُرتی سے جِلد کی صحت کو بڑھاتا ہوا اسکی حفاظت کرتا ہے۔ یہی صِرف جِلد کی نزاکت کا واحد راز ہے اسلئے رکسونا ہی جِلد کو خوبصورتی دینے کا پورا فخر کرسکتا ہے

بھلا رکسونا یہ کیسے کرتا ہے؟ یہ واقعی ایسا کرتا ہے کیونکہ حفظانِ صحت کے اصولوں کی بنا پر خاص خاص مُضر جراثیم کو مارنے والی ادویات جو کہ کیڈایل کے نام سے موسوم ہے کی آمیزش رکھتا ہے اور رکسونا کی جلدی بے حد پیدا ہوجانیوالی جھاگ ایسے آرام دہ جلد کو جراثیم سے مُبّرا رکھنے والی کیڈایل کو جِلد کے ہر مسام میں گہرائی تک پہونچاتی ہے۔ اور خاص کر وہاں جہاں عام طور پر جِلد کو خراب کرنے والی کھجلی اور بدزیب بنانے والے داغ پیدا ہونے لگتے ہیں۔

رکسونا۔ ہر گھر کا ہر دلعزیز صابن



ہر خاندان کا ہر فرد و لبشر اس عمدہ و اعلیٰ سبز۔ جلدی جھاگ دینے والے اور خاص صفات سے پُر صابن کی تعریف کرے گا۔ اور ان میں مستورات خاص کر کیونکہ یہ ان کے جِلد کو نزاکت اور حُسن دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ اور مرد اس لئے کہ وہ اس کی صحت جلد کو ہمیشہ قائم رکھنے والی خاص اہمیت سے بخوبی واقف ہیں۔ بچوں کیلئے اس سے بہترین تسکین بخش اور محفوظ صابن اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ رکسونا کی اعلےٰ اور مُضر جراثیم کی دشمن ادویات سے پُر جھاگ خارش کو ٹھنڈک پہونچاتی ہے اسے ہر طرح سے مہلک سوزش اور کھجلی سے بچاتی ہے۔ اور بچے کی نازک جِلد کو آرام دہ اور ٹھنڈا رکھتی ہے۔ جلد کو یقیناً صحت مند رکھنے کے لئے ہر گھر کو اسے باقاعدہ استعمال میں لانا چاہئے۔

★ **کیڈایل۔** صحت کو تقویت دینے اور صحت کو محفوظ رکھنے والے تیلوں کا مرکب ہے جو کہ جِلد کی صحت پر اپنا اچھا خاصا اثر کرکے اسے قائم رکھتا ہے۔ اس قسم کا آرام دہ اور حفاظت کرنے والے کیڈایل کے اثر کو بڑے بڑے مشہور سائنسدانوں نے تسلیم کیا ہے۔ اور اسکے استعمال کے عمل کو ترجیح دی ہے۔



رکسونا مرہم کا استعمال کیجیئے:۔ دردوں۔ سوزش۔ پھوڑے۔ داد۔ ناسور۔ مہاسے۔ چنبل اور دوسری تمام جلدی امراض کے لئے۔ گو مال کی کمی ہے مگر پھر بھی تکونی ڈبیہ بہت سے تاجروں سے دستیاب ہوسکتی ہیں

R.P. 29-23 UD　　REXONA PROPRIETARY LIMITED



اور اُس نے لائف بوائے کی عادت سیکھی ہے !



وہ اِس وقت بہت کچھ سیکھ رہا ہے لیکن زندگی میں لائف بوائے صابن کے روزانہ استعمال کی عادت سے زیادہ کوئی چیز کام نہیں آئے گی۔ اُس کی ماں خوش ہے، اور اُسے فخر ہے کہ اس نے گرد و غبار کے اس خطرہ کے متعلق سبق دیا ہے جو ہر جگہ غیر محتاط آدمیوں پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہے۔



لائف بوائے ایک اچھا صابن ہی نہیں بلکہ ایک اچھی عادت ہے۔

L.77-[illegible] UD

LEVER BROTHERS (INDIA) LIMITED

Reg. No. M. 438
HYDERABAD INFORMATION
معلومات حیدر آباد رجسٹری سدہ بہ سرکارعالی نمبر ۱۸۳

On H.E.H. the Nizam's Service.
کارسرکاری

HYDERABAD INFORMATION
معلومات حیدرآباد

بخدمت

To

۲۲۱۵ - بخدمت عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر
حیدرآباد دکن

Office of the Director, دفتر محکمہ اطلاعات سرکارعالی حیدرآباد دکن
Information Bureau, H.E.H. the Nizam's Government,
Hyderabad-Deccan.

